تحفظِ انسانیت

اسلام کا اصلی مقصد انسان کی انسانیت کا تحفظ ہے کیونکہ انسان اپنا منفرد کردار اُسی وقت ادا کرسکتا ہے جب اس کا منفرد انسانی وجود برقرار رہے، اس لیے ہر وہ عامل جو اُس کی طبیعت پر تغیر کرنا چاہے یا اس کے خصائص کو تلف کرے، اسلام کی نظر میں مسترد ہے۔

اسلام ہی ہمارے عضویاتی اور روحانی اعمال کے قواعد کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ اسلام ہی یہ بتاتا ہے کہ کون سے اُمور درست اور کون سے غلط ہیں۔ اسی سے ہمیں یہ شعور حاصل ہوتا ہے کہ ہم اپنے ماحول اور اپنے نفس میں اپنی مرضی کے مطابق تبدیلی نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا رحم فرمایا ہے کہ بنیادی ضروریات کی تکمیل ہمارے علم و اِرادے پر موقوف نہیں رکھی بلکہ وہ بغیر ہمارے اِرادے کے خود بہ خود انجام پاتی رہتی ہیں، جیسے کھانے کا ہضم ہونا اور بقائے زندگی کے لیے بدن کا غذا کو جذب کرنا۔ اسی طرح اسلام نے جائز و ناجائز امور کو ہماری جہالت پر نہیں چھوڑا بلکہ تمام کو بالتفصیل بیان کر دیا۔ طیبات کو حلال فرما دیا اور تھوڑی سی اشیاء کو ناجائز قرار دے دیا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ وہ ہمارے لیے نقصان دہ ہیں، خواہ ہمیں اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ اور اسلام نے وہ حدود متعین کر دیں جن میں رہ کر ہماری انسانیت اور انسانی خصوصیات کا تحفظ بھی ہو سکے اور ہم زندگی کی طیبات اور تہذیبی سہولتوں سے بھی فائدہ اُٹھا سکیں۔ (سیّد قطب)

إمام الحرم المكي زاده الله شرفا وعزا

فضیلۃ الشیخ محمد بن عبدالله السبیل کی وفات پر

دارالدعوۃ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور کا تعزیتی اجلاس

امام الحرم المکی فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل رحمہ اللہ کی وفات حسرتِ آیات عموماً تمام عالمِ اسلام اور خصوصاً وابستگانِ کتاب وسنت کے لیے ایک عظیم صدمے سے کم نہیں۔ شیخ السبیل رحمہ اللہ کی اکنافِ عالم کے مسلمانوں سے محبت اور اُخوت بے پایاں اور لازوال تھی۔ آپ عقیدۂ ختمِ نبوت اور توحید باری تعالیٰ کے عقیدے سے وابستہ لوگوں کے قدردان اور ان کے بڑے مددگار اور حمایتی تھے۔ شیخ رحمہ اللہ ایک طویل عرصے تک حرمِ مکی میں فریضۂ امامت پر متمکن رہے اور یہ سعادت عظمیٰ بڑے نصیبے کی بات ہے۔ آپ رحمہ اللہ ایک عمدہ قاریِ قرآن اور فصیح وبلیغ زبان زوداثر بیان سے متصف تھے۔ ان کی وفات پر اراکینِ عاملہ دارالدعوۃ السّلفیہ نے گہرے صدمے کا اظہار فرمایا اور شیخ رحمہ اللہ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس کے علاوہ سعودی حکومت، آلِ سعود اور عوام کے ساتھ اس اجلاس میں غم اور ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ بعدازاں شیخ رحمہ اللہ کے لیے بلندیِ درجات کی دعا کی گئی۔

تعزیت کنندگان: اراکینِ عاملہ

- شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ خان المدنی
- مولانا ابوبکر صدیق السّلفی
- مولانا محمد اسحاق بھٹی
- حافظ احمد شاکر
- مولانا ارشاد الحق اثری
- حافظ عبدالحمید ازہر
- پروفیسر ڈاکٹر سعید اقبال قریشی
- شیخ محمد عتیق
- پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی
- مولانا مبشر احمد مدنی
- حافظ محمد اشرف سعید
- چوہدری نعیم صادق ایڈووکیٹ
- حافظ حماد شاکر
- ملک عصمت اللہ
- چوہدری محمد جمیل



بسم اللہ الرحمن الرحیم

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

بانی: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ

سرپرست: مولانا ابوبکر صدیق السلفی

14 صفر المظفر 1434ھ جمعة المبارک 28 دسمبر 2012ء تا 03 جنوری 2013ء

مسلک اہلحدیث کا داعی و ترجمان

ہفت روزہ

الاعتصام

لاہور

یکے از مطبوعات دارالدعوۃ السلفیة

شمارہ 50 جلد 64

خط کتابت کے لیے : ہفت روزہ الاعتصام، 31 شیش محل روڈ، لاہور

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر : ABL 2466-4 بلال گنج برانچ لاہور

فون نمبر : 042-3735 4406

فیکس نمبر : 042-37229802

رجسٹرڈ نمبر : CPL : 12

E-Mail: al.aitisam@gmail.com

بدل اشتراک

فی پرچہ	:	-/12 روپے
سالانہ	:	-/500 روپے
بیرونی ممالک سے	:	-/200 ریال
		-/60 ڈالر امریکی

پرنٹر: پرنٹ یارڈ پرنٹرز، لاہور۔ ناشر: حافظ احمد شاکر، مقام اشاعت: 31 شیش محل روڈ لاہور 54000

اداریہ

محبت کی خوشبو

حافظ احمد شاکر

امام الحرم المکی فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل طویل علالت کے بعد ۹۲ سال کی عمر پاکر ۱۷ دسمبر ۲۰۱۲ء کو انتقال فرما گئے۔

ان لله ما اخذ وما اعطى وكل شيء عنده اجل مسمى ولا نقول الا ما يرضي ربنا انا لله وانا اليه راجعون.

شیخ رحمہ اللہ کی وفات کا سانحہ عالم اسلام کے لیے عموماً اور اہل پاکستان کے لیے خصوصاً بہت بڑا صدمہ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی حسنات قبول فرمائے اور لغزشوں سے مسامحت فرما کر ان کو اعلیٰ علیین میں صدیقین وصلحاء کی معیت نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔

شیخ رحمہ اللہ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علم کی نعمت کے ساتھ عمل کی دولت سے بھی مالا مال کیا تھا۔ عالم اسلام کی سیاست اور طاغوت کی دسیسہ کاریوں سے ہمیشہ باخبر رہتے۔ وطن عزیز پاکستان کو انھوں نے کئی مرتبہ قدوم میمنت لزوم کی سعادت بخشی تھی۔ ان اسفار کے خطابات علمی مہارت، دعوتی جذبے، سیاسی بصیرت اور فکرمندی کا مظہر ہوتے تھے۔ شیخ رحمہ اللہ دائماً توحید کے داعی، سنت کے نقیب اور غلبۂ اسلام کی خواہش کے لیے مودت ومحبت اور بھائی چارے کے پرچارک رہے۔ شیخ رحمہ اللہ ہر ملاقاتی کو تقویٰ اختیار کرنے اور اپنی زندگی اسلام کے مطابق ڈھالنے کی نصیحت فرماتے۔ شیخ رحمہ اللہ دعوت دین کے لیے ہمیشہ بے تاب بلکہ ماہی بے آب رہتے تھے۔ خصوصاً پڑھے لکھے شباب تک فی لسان قومہ، یعنی ان کی زبان میں دینی لٹریچر پہنچانے میں وہ ہمیشہ مستعد رہتے۔ رحمه الله رحمة واسعة

شیخ رحمہ اللہ پہلی مرتبہ مولانا کوثر نیازی رحمہ اللہ کی دعوت پر پاکستان تشریف لائے، پھر ۱۹۷۹ء میں جماعت کی بزرگ شخصیت حافظ عبدالغفور جہلمی رحمہ اللہ کی دعوت پر جامعہ علوم اثریہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے لیے ان کی ذاتی دعوت پر پاکستان میں المملکۃ العربیۃ السعودیۃ کے سفیر ریاض الحطب رحمہ اللہ کے ہمراہ تشریف لائے۔ افتتاح بھی فرمایا اور خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد ۱۹۸۶ء میں پاکستان کے دورے پر جب تشریف لائے تو اس وقت بھی جہلم قدم رنجہ فرمایا بلکہ جامعہ علوم اثریہ سے فراغت پانے والے پہلے گروپ کو صحیح بخاری شریف کی پہلی حدیث کا درس بھی دیا اور دور دراز مقامات پر خدمت دین میں منہمک علماء وشیوخ کی زیارت کے لیے سفر بھی فرمائے اور بعض تعلیمی اداروں میں بھی تشریف لے گئے۔ نیز بعض مقامات پر دینی مشروعات (منصوبوں) کا افتتاح بھی فرمایا، اس کے بعد شیخ رحمہ اللہ ۱۹۹۲ء میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سالانہ کانفرنس منعقدہ مینار پاکستان لاہور میں نہ صرف شرکت فرمائی بلکہ کانفرنس کے اجلاس کی صدارت بھی فرمائی اور خطبہ بھی ارشاد فرمایا۔ غرض کہ شیخ رحمہ اللہ کی زندگی دین کی تبلیغ وترویج اور اہل دین سے محبت والفت میں گزری۔ رحمه الله رحمة واسعة

دنیا میں سب سے زیادہ مضبوط رشتہ ورابطہ دین ہی کا ہوتا ہے یہ وہ روشن راستہ ہے جو ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد مہاجرین وانصار کی مؤاخات قائم فرما کر ہمیں دیا۔ امت مسلمہ اسلام سے فیض یاب اقوام وملل کا نام ہے جس کو نبی ﷺ نے جسد واحد یعنی ایک جسم سے تشبیہ دی ہے۔ المملکۃ العربیۃ السعودیہ کو اللہ تعالیٰ نے چونکہ مہبط وحی مکۃ المکرّمہ اور منزل ہجرت، یعنی المدینۃ المنورۃ سے نواز رکھا ہے اس لیے تمام امت کے دل اس سرزمین کے لیے تڑپتے اور امت کی زبانیں ان مقامات مقدسہ کے ذکر سے لذت پاتی اور سکون حاصل کرتی ہیں۔ یہی جذبہ مواخات ہے جس کے باعث آل سعود نے ہماری بعض حکومتوں یا حکمرانوں کی بے مہری اور اغماض کے باوجود پاکستان کی ضرورتوں سے غافل نہیں رہے۔ وطن عزیز میں آنے والے سیلاب، ......۶۵ء، ۷۱ء کی ......جنگوں اور زلزلوں میں اہل پاکستان کو ایک جسم جانتے ہوئے آلِ سعود نے ممکن حد تک پاکستان اور پاکستانی بھائیوں کا خیال رکھا اور تعاون فرمایا۔

بین الممالک روابط اور تعلقات میں عموماً وزارت خارجہ کی پالیسیوں سے نشیب وفراز ہوتا ہے۔ جس میں بنیادی کردار ان سفیروں کا ہوتا ہے جن کو حکومتیں نمائندہ کے طور پر دوسرے ممالک میں بھیجتی ہیں۔ پاکستان میں المملکۃ العربیۃ السعودیہ کے ایک سفیر ریاض الخطیب رحمہ اللہ ہوا کرتے تھے۔ پاکستان اور المملکۃ العربیۃ السعودیہ کی ان کے دور میں زیادہ قریب بلکہ قریب تر ہونے کی شہرت ہے۔ بلاشبہ ان کی ذہانت، فطانت، اسلام سے شیفتگی، پاکستان سے بے پایاں محبت، پاکستانی مسلمانوں سے اخوت اور ان سے غیر معمولی ہمدردی نے جہاں پاکستانیوں کے دلوں میں ان کی چاہت نے جگہ بنائی وہاں ان کی حکمت عملی سے آلِ سعود کے دلوں میں محبت ومؤدت ڈالی۔ رحمه الله رحمة واسعة لیکن حقیقت یہ ہے کہ محبت ومؤدت کے جو بیج ریاض الخطیب رحمہ اللہ نے بوئے تھے ان کی نمو اور خوشبو پھیلنے کا باعث فضیلۃ الشیخ السبیل رحمہ اللہ بنے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ پاکستان کے لیے ان کے سفر ایسی باد بہاری کا باعث بن گئے جس کی نسیم عطر بیز سے شمیم

خوش گوار اب تک چل رہی ہے۔ شیخ رحمہ اللہ جہاں بھی تشریف لے گئے وہاں اپنی محبت بھری یادوں کی داستانیں چھوڑ آئے اور مسلمانوں کے دلوں میں المملکۃ العربیۃ السعودیہ کا ایک مقام بنا آئے۔ ہم اہل پاکستان کی طرف سے عموماً اور وابستگانِ توحید وسنت کی طرف سے خصوصاً ان کے صاحبزادگان، آل سبیل اور المملکۃ العربیۃ السعودیۃ کے اعیانِ حکومت کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔ دارالدعوۃ السلفیہ کی مجلس عاملہ کی تعزیتی قرارداد بھی اس شمارے میں درج ہے۔ ہم سب شیخ کی مغفرت اور بلندیِ درجات کے لیے دعا کرتے ہیں۔

نئی تکڑم:

ہمارے ہاں کے سیاستدان نہ جانے اپنی مفاد پرستانہ جمہوریت یا سیاسی دجل کی تربیت اور خود غرضی کی سیاست یا چشم اغیار کی شہ پا کر عوام کے ذہن ہمیشہ اس وقت گدلا دیتے اور الجھا دیتے ہیں جب اصحاب دردوطن عزیز کے نفع نقصان کا تجزیہ کر کے اپنی سوچ کو مثبت راستے کی طرف لے جانا شروع کر دیتے ہیں۔

حکمرانوں نے نفاذ اسلام کے خواہش مند طبقے کو ''کون سا اسلام؟'' کا طعنہ دیا تو علمائے دین نے متفق علیہ ۲۲ نکات پیش کر کے جب ان کو خاموش کرا دیا تو سیاسی شطرنج کے عالمی مہروں نے ایسی چال چلی کہ سب کچھ دھرے کا دھرا رہ گیا اور لادین طاغوت پھر چھا گیا۔

جنرل ایوب خاں نے اپنی بشری کمزوریوں کے باوجود جب وطن عزیز کو یہ جان کر...... کہ یہ دور معیشت کا ہے ہتھیاروں کا نہیں...... صنعت کی شاہراہ پر رواں دواں کر دیا تو وطن دشمن طاغوت نے گھر کے بھیدی کو حریف بنا کر شاہراہ ترقی کے سفر کو مشکل ہی نہیں بلکہ رجعت قہقری...... Back Gear...... کی طرف لوٹا دیا۔

سیاستدانوں کی محبوبہ جمہوریت کے نتیجے میں جب عوام نے اقتدار مشرقی پاکستانی بھائیوں کے حوالے کرنے کا فیصلہ دے دیا تو اس وقت کے ہمارے سیاستدانوں کی اکثریت عالمی طاغوت کی گھناؤنی سازش کا شکار ہوگئی اور یہ ممکن نہیں کہ وطن عزیز کا بازو کٹنے کی سازش میں سیاستدان شریک نہ ہوں۔

گھر کے بھیدی نے جب تلافی کے لیے وطن عزیز کو ایٹم کی شاہراہ پر ڈال دیا تو اغیار نے اس کو بھی نشانِ عبرت بنا دیا۔

اختلاف کی گنجائش کے ساتھ...... ہمارے خیال میں مسلم امہ کے لیے مخلص حکمران...... جب اغیار کے جال کو کترتا ہوا ان کے بھرّے میں نہ آیا اور منزل کی طرف بڑھنے لگا تو اس کو رفقاء سمیت ہوا میں تحلیل کر دیا اور اپنے تئیں راستے کا کانٹا نکال کر نیو ورلڈ آرڈر بھی جاری کر دیا۔

نیو ورلڈ آرڈر کی پہلی شق مہنگائی کے عفریت کو پھن پھیلا کر، عوام کو روزی روٹی کے چکر میں ڈال دیا تا کہ ان کے دماغ شل، عقل ماؤف اور آنکھیں اس حد تک پتھرا جائیں کہ عوام طاغوت کی دسیسہ کاریوں کی طرف توجہ ہی نہ دے سکیں۔

ایک غیر سیاسی خاندان کے سیاسی لیڈر کو جب اس نے اپنے خیال میں سدھانے کے بعد اقتدار کی دوسری باری دی تو اس سیاستدان نے وطن عزیز کے مفاد کی خاطر طاغوت پر دباؤ اور لالچ کو مسترد کرتے ہوئے ایٹمی دھماکہ کر دیا تو پھر وہ غصہ میں باؤلا ہو کر آخری حد تک جانے کے لیے اس نے خلاء سے حکمران اتار دیا لیکن جس کو مولا رکھے اسے کون چکھے۔ لیکن آٹھ سال تک پاکستانی عوام کو ایسے سگ بدست حکمران کے سپرد کر دیا جس نے توقع سے بڑھ کر خود سپردگی دکھا دی۔

جنابہ بے نظیر صاحبہ کے دل میں جب وطن عزیز کی وفا نے انگڑائی لی تو اس نے ان کی بھی جان لینے سے دریغ نہیں کیا۔

اس کے بعد نام نہاد جمہوری حکومت نے اپنے پنج سالہ دورِ حکمرانی میں جب امن تباہ کر دیا، صنعت کو جاں بہ لب کر دیا، معیشت کا جنازہ نکال دیا، کرنسی تاریخ کی بدترین سطح پر پہنچا دی، خودکش اور ڈرون حملوں اور تخریب کاریوں سے تباہی مچا دی اور فرقہ وارانہ قتل وغارت...... جو یقیناً مسلمان نہیں کرتا...... سے ملک کو آتش فشاں کر دیا تو وطن عزیز کی بھلائی اور مفاد کے لیے اہل دل نے مثبت سوچنا شروع کر دیا تو وطن عزیز میں افراتفری کی خواہش مند قوتوں نے سیاست میں انقلابی سونامیوں، سیاسی طوفانوں اور کارکنوں کے سیلابوں کے تذکرے اور نعرے لگانا شروع کرا دیے۔ ابھی پچھلے دنوں ایک ایسے شیخ الاسلام کی آمد کی نوید کے بینروں سے شہر کی سڑکیں اور بجلی کے کھمبے رنگین کر دیے گئے اور دیواریں بھر دی گئیں جو خود ایک عرصہ سے وطن عزیز...... یعنی خالص نظریاتی بنیادوں پر قائم مملکت...... پاکستان کی بجائے کینیڈا میں قیام پذیر ہیں اور جن کے بارے میں لاہور ہائی کورٹ کے رائے Remarks...... اور تحفظات وخدشات تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ تاہم ''شیخ الاسلام'' نے شیشے کے بلٹ پروف کیبن میں بیٹھ کر جاں نثاروں سے جو خطاب کیا اس کے جھرنوں سے سیاسی بصیرت رکھنے والوں نے اس نئی تکڑم کے دھندلے سائے محسوس کر لیے جو عوام کی اس...... وطن کی بھلائی اور عوام کی خیر خواہی کی...... مثبت سوچ کو گدلانا اور الجھانا چاہتی ہے جو عوام نے نصف صدی کی سیاسی قلابازیوں سے سیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر، وطن عزیز پر رحم فرمائے اور وطن دشمن قوتوں اور افراد کو نابود کرے اور ہماری سیاست کو سیدھے راستے پر چلائے اور سیاستدانوں کو دین اور وطن سے وفا کی توفیق دے۔

درس قرآن — قسط نمبر ۵۳

تفسیر سورۂ یٰسٓ

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

﴿وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤی اَعۡیُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبۡصِرُوۡنَ ۝ وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰی مَکَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِیًّا وَّلَا یَرۡجِعُوۡنَ ۝ وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَکِّسۡهُ فِی الۡخَلۡقِ اَفَلَا یَعۡقِلُوۡنَ ۝﴾ [یٰسٓ: ٦٦-٦٨]

”اور اگر ہم چاہیں تو یقیناً ان کی آنکھیں مٹا دیں، پھر وہ راستے کی طرف بڑھیں تو کیسے دیکھیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو یقیناً ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں بدل دیں، پھر نہ وہ (آگے) چل سکیں اور نہ واپس آئیں۔ اور جسے ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اسے بناوٹ میں الٹا کر دیتے ہیں تو کیا یہ نہیں سمجھتے۔“

پہلی آیات میں قیامت کے دن مجرموں سے جو ہونے والا ہے اس سے خبردار کرنے کے بعد اب ان آیات میں متنبہ کیا گیا ہے کہ دنیا میں جو انھیں مہلت ملی ہوئی ہے، اس سے وہ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں، درست ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوتا تو انھیں انعام واکرام سے نہ نوازتا۔ ان کی اس غلط فہمی کا ازالہ ایک مقام پر یوں فرمایا گیا ہے:

﴿وَلَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِیۡ لَهُمۡ خَیۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ اِنَّمَا نُمۡلِیۡ لَهُمۡ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ۝﴾ [آلِ عمران: ۱۷۸]

”اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ہرگز گمان نہ کریں کہ بیشک جو مہلت ہم انھیں دے رہے ہیں وہ ان کی جانوں کی لیے بہتر ہے، ہم تو انھیں صرف اس لیے مہلت دے رہے ہیں کہ وہ گناہ میں بڑھ جائیں اور ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔“

یہی بات ایک دوسرے اسلوب میں بیان فرمائی گئی ہے کہ ان کے کفر وشرک کے باوجود جو انھیں مہلت دی جا رہی ہے وہ، اس سے اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ وہ ہماری دسترس سے باہر ہیں۔ ہم اگر چاہیں تو آنِ واحد میں ان کی آنکھیں مٹا دیں۔

”طمس“ کا معنی کسی چیز کے خدوخال اور نشان مٹا دینا ہے۔ ”عمي“ یعنی اندھا پن، یہ آنکھ کے نہ ہونے کو مستلزم نہیں مگر ”طمس“ سے آنکھ کا یکبارگی نام ونشان مٹا دینا مراد ہے۔ گویا جو ذات آنکھ کا حالہ بنانے پر قادر ہے، وہ اسے آناً فاناً مٹا دینے پر بھی قادر ہے۔ اگر وہ چاہے تو فی الفور آنکھوں کا نشان مٹا دے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے التجا کی تھی کہ اے اللہ! انھیں مال وزینت اس لیے دے رکھی ہے کہ یہ تیرے راستے سے گمراہ کریں:

﴿رَبَّنَا اطۡمِسۡ عَلٰۤی اَمۡوَالِهِمۡ﴾ [یونس: ۸۸]

”اے ہمارے رب! ان کے مالوں کو مٹا دے۔“

یعنی ان کے مال ودولت تباہ وبرباد اور ختم کردے۔ یہاں بھی یہی مراد ہے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو ختم کر دیں، ان کا نشان تک باقی نہ رہنے دیں۔

﴿فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ﴾ ایسی صورتِ حال کے بعد جب وہ ان راستوں کی طرف بڑھیں جن راستوں پر وہ روزانہ آتے جاتے ہیں تو انھیں کیا نظر آئے گا۔ اچانک اندھے ہوجانے پر وہ کوشش کریں کہ ایک دوسرے سے سبقت لے کر جا کر راستے کو پالیں تو وہ راستہ کیونکر پائیں گے، جب انھیں کچھ نظر ہی نہیں آتا تو راستہ کیسے

دیکھیں گے؟ یہی قول امام حسن بصری اور امام قتادہ سے منقول ہے اور امام ابن جریر نے اسی کو درست کہا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر ہم چاہیں تو ہم انھیں گمراہ کر دیں اور راہِ ہدایت سے محروم کر دیں۔

مگر اولاً: یہ قول سنداً درست نہیں۔ ابوصالح عبداللہ بن صالح کمزور راوی ہے۔

ثانیاً: امام ابن جریر نے فرمایا ہے کہ کفار تو پہلے ہی گمراہ تھے، انھیں گمراہ کر دینے کا کیا مطلب؟

مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر جباریت لگا دی ہے اور وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوگئے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کسی کی آنکھوں کو مٹا دے تو وہ راستہ نہیں پاسکتا اسی طرح اللہ جس سے بصیرت سلب کرلے وہ راہِ ہدایت کیونکر پا سکتا ہے؟

﴿وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ﴾ اور اگر ہم چاہیں تو آنِ واحد میں جہاں وہ کھڑے ہوں یا جہاں وہ بیٹھے ہوں، انھیں مسخ کر دیں۔ ''مسخ'' کا معنی شکل وصورت بگاڑ دینا ہے، یعنی وہ وہاں سے اٹھنے بھی نہ پائیں، جیسا کہ بعد کے الفاظ اس کے مُشعر ہیں:

﴿فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ﴾

''پھر نہ وہ (آگے) چل سکیں اور نہ واپس آئیں گے۔''

یہی مفہوم امام حسن بصری اور امام قتادہ رحمہما اللہ نے لیا ہے اور اسی کو امام ابن جریر نے اختیار کیا ہے۔ یعنی جن ٹانگوں کے بل بوتے پر وہ سارے کام سرانجام دے رہے ہیں، ہم چاہیں تو ان میں بگاڑ پیدا کر دیں یا ان پر فالج گرا دیں اور یوں ان کی ساری دوڑ دھوپ خاک میں مل جائے۔ یا ان کی شکلیں تبدیل کر دیں اور ندامت میں کہیں آنے جانے کے لائق نہ رہیں۔ مگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ''مسخ'' سے مراد ان کی ہلاکت و بربادی ہے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گھروں میں انھیں ہلاک کر دیں۔ ابوصالح سے مروی ہے کہ ہم انھیں پتھر بنا دیں اور وہ کہیں آجا نہ سکیں۔

یاد رہے کہ بعض نے ''مسخ'' سے اخلاق وعادات کا بگاڑ مراد لیا ہے، مثلاً کسی انسان کے اندر کتے کی سی حرص شدید پیدا کر دی جائے یا اسے خنزیر کی طرح جنسی خواہش میں اندھا کر دیا جائے۔ لیکن یہ تاویل یہاں درست نہیں کیونکہ عادات کے بدلنے سے ان کے آنے جانے میں کوئی فرق نہیں آتا مگر یہاں تو آنے جانے کی صاف نفی ہے، اس لیے یہاں مسخ عادات یا مسخ معنوی مراد لینا درست نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہفتے کے دن کا احترام نہ کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ﴾ [البقرة: ٦٥]

''ہم نے ان سے کہا ذلیل بندر بن جاؤ۔''

ایک جگہ ان کے بارے میں ﴿وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ﴾ [المائدة: ٦٠] کے الفاظ ہیں کہ ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیا۔ بعض نے یہاں بھی معنوی طور پر ان کا مسخ مراد لیا ہے کہ ان کے اخلاق واطوار بندروں اور خنزیروں کی طرح کے ہوگئے تھے، ان کی شکلیں تبدیل نہیں ہوئی تھیں۔ مگر امام ابن جریر اور علامہ رازی نے اس تاویل کی سخت تردید کی ہے اور اس بارے میں تو بہات کے مُسکت جواب دیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سزا کو موجودہ لوگوں کے لیے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے نشانِ عبرت قرار دیا ہے اور تقویٰ شعار لوگوں کے لیے نصیحت فرمایا ہے:

﴿فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ [البقرة: ٦٦]

''تو ہم نے اسے ان لوگوں کے لیے جو اس کے سامنے تھے اور جو اس کے پیچھے تھے، ایک عبرت اور ڈرنے والوں کے لیے ایک نصیحت بنا دیا۔''

محض عادات کے بدلنے سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتا بلکہ وہ شخص خود بھی اسے سزا محسوس نہیں کرتا۔ یورپ آج بھی خنزیروں کی طرح جنسی خواہشات میں اندھا ہے۔ وہاں باہمی رضا سے زنا کو زنا شمار نہیں کیا جاتا۔ اسی پر اکتفا نہیں بلکہ جنسی تسکین کے لیے مردوں کی مردوں سے شادی قانوناً جائز قرار دے دی گئی ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے اخلاقی بگاڑ کا عالم یہ تھا کہ انھوں نے اغلام بازی سے روکنے والوں کے بارے میں کہا:

﴿اَخۡرِجُوۡۤا اٰلَ لُوۡطٍ مِّنۡ قَرۡیَتِکُمۡ اِنَّھُمۡ اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُوۡنَ﴾ [النمل: ٥٦]

''لوط کے پیروکاروں کو اپنی بستی سے نکال دو، بلاشبہ یہ ایسے لوگ ہیں جو بہت پاک باز بنتے ہیں۔''

گویا بُرائی سے روکنے والوں کو وہ پاک بازی کا طعنہ دیتے تھے۔ آج بھی اہل یورپ اپنی ان بدخصلتوں پر پابندی کے مطالبے کو آزادی کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ کیا خنزیروں کی ایسی خصلت اختیار کر لینے والے اسے اپنے لیے عذاب تصور کرتے ہیں؟ اور اس معاشرے میں بسنے والوں کے لیے اس میں کوئی عبرت کا سامان ہے؟ اگر نہیں تو اس مسخ کو معنوی مسخ قرار دینا کیونکر درست ہوسکتا ہے؟

اگرچہ مسخ کے یہ دونوں معنی کیے گئے ہیں مگر زیرِ بحث آیت میں جیسے مسخ سے مراد مسخ معنوی لینا درست نہیں اسی طرح یہود پر مسخ کے عذاب کو بھی مسخ معنوی مراد لینا درست نہیں۔ یہاں مسخ حقیقی وحسی ہی مراد ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے یہ کوئی مشکل نہیں۔ وہ جس کے بارے میں جو چاہے فیصلہ فرما دیتا ہے اور وہ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أما یخشی أحدکم - أو: ((لا یخشی أحدکم)) - إذا رفع رأسه قبل الإمام أن یجعل الله رأسه رأس حمار أو یجعل الله صورته صورة حمار.)) (صحیح بخاري، رقم الحدیث: ٦٩١، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ٤٢٧)

''تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا کہ جب وہ (رکوع یا سجدے میں) امام سے پہلے سر اٹھالے تو اس کا سر اللہ تعالیٰ گدھے کا سر نہ بنادے یا اس کا چہرہ گدھے کا چہرہ نہ بنادے۔''

اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے، اس لیے ''مسخ'' سے معنوی مسخ مراد لینا درست نہیں۔ طمسِ أعین ہو یا مسخ ہو، یہ سب اللہ کی مشیت پر موقوف ہے۔ اور اس کی مشیت بھی حکمت پر مبنی ہے:

﴿وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا﴾ [الدھر: ٣٠]

''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے، یقیناً اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا کمال حکمت والا ہے۔''

اس لیے اگر کسی نافرمانی پر مسخ کی سزا نہیں دیتا تو یہ اس کے علم وحکمت کے مطابق ہے۔

﴿وَمَنۡ نُّعَمِّرۡہُ نُنَکِّسۡہُ فِی الۡخَلۡقِ﴾ سابقہ دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ کی جس قدرت کاملہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تمھیں اندھا کردینا اور تمھیں مسخ کردینا کوئی مشکل نہیں، اس آیت میں اسی پر ایک روشن دلیل کا ذکر ہے کہ جسے ہم عمر دیتے ہیں اسے بناوٹ میں الٹا کر دیتے ہیں۔

﴿نُعَمِّرۡ﴾ عمر سے مشتق ہے جس کا معنی ہے عمر بڑھانا، عمر دراز کرنا۔ سورۂ فاطر میں ہے:

﴿وَمَا یُعَمَّرُ مِنۡ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِہٖۤ﴾ [فاطر: ١١]

''اور نہ کسی عمر پانے والے کی عمر بڑھائی جاتی ہے اور نہ اس کی عمر میں کمی کی جاتی ہے۔''

﴿نُنَکِّسۡہُ﴾ اس کا مادہ ''نکس'' ہے جس کا معنی کسی چیز کو اوندھا اور الٹا کردینا ہے۔ اسی سے ''نکس الولد'' ہے، یعنی ولادت کے وقت بچے کے پاؤں کا سر سے پہلے باہر آنا۔ گویا یہ بھی الٹی کیفیت ہے، ورنہ ولادت کے وقت سر پہلے باہر آتا ہے۔ مجرموں کے بارے میں آیا ہے:

﴿وَلَوۡ تَرٰۤی اِذِ الۡمُجۡرِمُوۡنَ نَاکِسُوۡا رُءُوۡسِھِمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ﴾ [السجدہ: ١٢]

''اور کاش! تُو دیکھے جب مجرم لوگ اپنے رب کے پاس سر جھکائے ہوں گے۔''

انسان بہت سے مراحل سے گزر کر پیدا ہوتا ہے۔ درجہ بہ درجہ جوانی کی عمر کو پہنچتا ہے۔ شان وشوکت کے مظاہرے کرکے، اپنی قوت

وطاقت تسلیم کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ زندگی کی یہ نشوونما رک جاتی اور چکر اُلٹا چلنے لگتا ہے۔قویٰ کمزور ہونے لگتے ہیں، ساری عادتیں وخصلتیں تبدیل ہونے لگتی ہیں۔ آنکھ اور کان جیسے ساتھی ساتھ چھوڑنے لگتے ہیں حتیٰ کہ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوجاتا ہے۔ بچوں کی طرح دوسروں کے سہارے پر اُٹھتا بیٹھتا اور چلتا پھرتا ہے۔ بچوں کی طرح بستر پر بول وبراز نکل جاتا ہے، پھر بچوں کی طرح کپڑے تبدیل کیے جاتے ہیں۔جس عقل ودانش پر ناز کرتا تھا آج وہ بھی ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔لوگ کہنے لگتے ہیں: کیسی بچوں جیسی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔

قرآنِ مجید نے اس زندگی کا یوں نقشہ کھینچا ہے:

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ٥﴾ [الروم: ٥٤]

''اللہ وہ ہے جس نے تمھیں کمزوری سے پیدا کیا، پھر کمزوری کے بعد قوت بنائی، پھر قوت کے بعد کمزور اور بڑھاپا بنادیا، وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا ہے، ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

یہ بات ذرا تفصیل سے یوں بیان ہوئی ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ٥ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ٥﴾

[الحج: ٥،٦]

''اے لوگو! اگر تم اٹھائے جانے کے بارے میں کسی شک میں ہوتو بے شک ہم نے تمھیں حقیر مٹی سے پیدا کیا، پھر ایک قطرے سے، پھر کچھ جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کی ایک بوٹی سے جس کی پوری شکل بنائی ہوئی ہے اور جس کی پوری شکل نہیں بنائی ہوئی، تاکہ ہم تمھارے لیے واضح کریں اور ہم جسے چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر ہم تمھیں ایک بچے کی صورت میں نکالتے ہیں، پھر تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کوئی وہ ہے جو قبض کرلیا جاتا ہے اور تم میں سے کوئی وہ ہے جو سب سے نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ وہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے اور تُو زمین کو مردہ پڑی ہوئی دیکھتا ہے، پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہے اور اُبھرتی ہے اور ہر خوب صورت قسم میں سے اُگاتی ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے اور (اس لیے) کہ بے شک وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور (اس لیے) کہ بے شک وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

سورۂ یٰسٓ کی اس آیت میں اسی صورتِ حال کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے باہر نہیں۔ زندگی موت، صحت وجوانی، قوت وطاقت اور عقل وفہم سب اللہ کی عطا کا نتیجہ ہے، اس لیے وہ جو چاہے اور جب چاہے کرگزرتا ہے۔

آخر میں فرمایا: ﴿اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ﴾ یہ (اس حقیقت کو) کیوں نہیں سمجھتے۔ جیسے ان کی جوانی بڑھاپے میں تبدیل ہوکر ختم ہوجاتی ہے اسی طرح یہ دنیا بھی ایک دن ختم ہونے والی ہے، نہ تم نے یہاں رہنا ہے نہ ہی دنیا باقی رہنے والی ہے۔جس طرح تم اپنے زوال کو روک نہیں سکتے اسی طرح قیامت کے آنے کو بھی کوئی روک نہیں سکتا۔اس آیت میں جہاں اللہ کی قدرت کاملہ کی طرف اشارہ ہے وہاں اس میں قیامت کے آنے کا بھی واضح اشارہ ہے۔



درسِ حدیث

غنية القاري بترجمة ثلاثيات البخاري

تاليف: إمام المفسرين، زبدة المحدثين
محي السنة نواب والا جاه صديق الحسن خان رحمه الله
تسہیل: حافظ محمد اشرف سعید حفظہ اللہ

٦۔ چھٹی ثلاثی حدیث:

"ذكره البخاري في "باب صيام يوم عاشوراء" من "كتاب الصوم" المذكور في الربع الأول هكذا حدثنا المكي بن إبراهيم ثنا يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع قال: أمر النبي ﷺ رجلا من أسلم أن أذن في الناس: ((إن من أكل فليصم بقية يومه ومن لم يكن أكل فليصم، فإن اليوم يوم عاشوراء.))

''امام بخاری نے اس حدیث کو''کتاب الصوم'' ربع اوّل، ''باب: عاشوراء کے دن روزہ رکھنا'' میں ذکر کیا ہے۔ کہا امام بخاری نے: حدیث بیان کی ہم کو مکی بن ابراہیم نے، مکی نے کہا: حدیث بیان کی ہمیں یزید بن ابی عبید نے، یزید نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسلم قبیلے کے ایک آدمی کو یہ حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کردے: ''جس نے کچھ کھا لیا ہو وہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے کیونکہ یہ عاشوراء کا دن ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نفلی روزے کی نیت دن کو کرنا درست ہے اور فرضی روزے کی نیت میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ عاشوراء کے دن کا روزہ واجب تھا، پھر منسوخ ہوا۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: یہ روزہ مستحب مؤکد تھا، پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تب یہ تاکید ختم ہوگئی۔

ایک بدعتی قوم نے صومِ عاشوراء پر قیاس کر کے محفل مولود کا جواز نکالا ہے۔ یہ قیاس دوطرح سے غلط ہے: ایک تو اس لیے کہ یہ روزہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک منسوخ ہے اور کسی حکم شرعی کے لیے منسوخ عمل پر قیاس صحیح نہیں۔ دوسرا اس لیے کہ روایت ثانی میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں یہودیوں کو عاشورے کے دن کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ روزہ کیسا ہے؟'' انھوں نے کہا: یہ اچھا دن ہے۔ اللہ نے اس دن موسیٰ علیہ السلام کو اور بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ۔'' اس روزے کی علت موسیٰ علیہ السلام کی سنت کو زندہ کرنا تھا۔ محفل مولود میں یہ علت نہیں تو یہ قیاس فاسد اور فارق ہے۔



علوم ومعارف

قسط نمبر ③

زہد وتصوف اسلام کی نظر میں

ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالجبار فریوائی

ضعیف حدیثوں کو روایت کرنے اور ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں سلف کا منہج:

بیشتر سلف مشروع زہد وورع سے متصف تھے اور ان میں سے جن لوگوں نے کتابیں تالیف کی ہیں، جیسے: ابن مبارک، وکیع اور احمد وغیرہ، انھوں نے سنت نبوی اور آثارِ سلف کی اتباع کا اہتمام کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنی تالیفات کے اندر احادیث نبویہ کو ان کے مخصوص ابواب میں ذکر کرنے کے ساتھ انبیاء، صحابہ اور تابعین کے زہد کو بھی بیان کیا ہے۔ درحقیقت محدثین کے یہاں زہد ورقاق کی حدیثوں کا پورا اہتمام تھا کیونکہ ان کا طریقہ یہ تھا کہ نصیحت وتذکیر اور دلوں کو نرم کرنے کی غرض سے علمی مجلسوں کا اہتمام زہد ورقاق اور ورع کی حدیثوں پر کیا کرتے تھے۔

حلال وحرام کے باب میں حدیثوں کی سندوں میں تشدد سے کام لیتے تھے جب کہ ترغیب، ترہیب، فضائل، زہد اور رقاق کے باب میں آئی ہوئی حدیثوں کی سندوں میں تساہل کو روا رکھتے تھے۔ لیکن اس سے ان کا مقصد نا قابل حجت؛ ضعیف حدیث سے استحباب ثابت کرنا نہیں تھا کیونکہ استحباب ایک شرعی حکم ہے جو بغیر شرعی دلیل کے ثابت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ وہ عمل اس نوعیت کا ہے کہ اس کا ثبوت کسی نص یا اجماع سے ہو چکا ہے، جیسے: تلاوت، تسبیح، دعا، صدقہ، غلام کی آزادی، لوگوں کے ساتھ احسان اور کذب وخیانت کی کراہت وغیرہ۔ پس جب کوئی حدیث بعض مستحب اعمال کی فضیلت وثواب اور بعض اعمال کی کراہت وعقاب کے سلسلے میں مروی ہو تو ثواب وعقاب کی مقدار اور عقاب کی نوعیت کے سلسلے میں ایسی حدیث کو جس کا موضوع ہونا غیر معلوم ہے، روایت کرنا اور اس پر عمل کرنا جائز ہے بایں معنی کہ نفس اس ثواب کی توقع یا اس عقاب کا خوف رکھتا ہے۔ اس کی مثال وہ ترغیب وترہیب ہیں جو اسرائیلیات، منامات، سلف اور علماء کے کلمات اور علماء کے واقعات وغیرہ سے متعلق ہیں کہ صرف ان سے کسی شرعی حکم کا اثبات نہیں ہوسکتا، نہ استحباب نہ کوئی دوسرا حکم لیکن انھیں ترغیب وترہیب اور ترجی وتخویف کے باب میں ذکر کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا جس چیز کا حسن یا قبح شرعی دلائل سے معلوم ہو اس کا روایت کرنا نفع بخش اور غیر مضر ہے، خواہ نفس الامر میں حق ہو یا باطل۔ لیکن جس کا باطل اور موضوع ہونا معلوم ہو اس کی جانب توجہ مبذول کرنا درست نہیں کیونکہ کذب کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔

اور جب کسی حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہوجائے تو اس سے احکام ثابت ہوں گے اور جس حدیث میں دونوں امر (صدق وکذب) کا احتمال ہو اسے روایت کرنا درست ہے کیونکہ اس کا صدق ممکن ہے اور اس کے کذب میں ضرر نہیں۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل سے روایت کرنے کی رخصت دی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کی تصدیق وتکذیب سے منع کیا ہے، پس اگر ان سے روایت کرنے میں فائدہ نہ ہوتا تو آپ ﷺ اس کی رخصت نہ دیتے اور نہ اس کا حکم دیتے۔ اور اگر محض روایت کرنے سے ان کی تصدیق لازم آتی تو ان کی تصدیق سے منع نہ فرماتے۔ لہٰذا نفوس مختلف مقامات میں اس چیز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی صداقت کا انھیں ظن حاصل ہے۔

ان ضعیف حدیثوں پر عمل کرنے سے مراد ان اعمالِ صالحہ پر عمل کرنا ہے جن کو وہ متضمن ہیں، جیسے: تلاوتِ قرآن اور ذکر۔ اور ان

بُرے اعمال سے بچنا ہے جن کو ان حدیثوں میں ناپسند بتایا گیا ہے۔

جب فضائل کی ضعیف حدیثیں تقدیر (تعین) وتحذیر پر مشتمل ہوں، مثلاً: کوئی نماز مخصوص وقت میں اور مخصوص قراءت کے ساتھ یا مخصوص صفت پر تو یہ جائز نہیں کیونکہ اس صفتِ معین کا استحباب کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں۔ پس ضعیف حدیثیں ترغیب وترہیب کے باب میں روایت کی جائیں گی اور ان پر عمل کیا جائے گا، نہ کہ استحباب کے باب میں، پھر ان کے موجب، یعنی ثواب وعقاب کی مقداروں کا اعتقاد شرعی دلیل پر موقوف ہوگا۔

(فتاوىٰ شيخ الإسلام: ۱۸/ ٦٥-٦٨ بتصرف يسير)

اسی وجہ سے زہد کے مؤلفین نے اس باب میں ضعیف اور واہی حدیثیں اور اسرائیلی قصے اس خیال سے ذکر کیے ہیں کہ قلوب ان سے فائدہ اٹھا سکیں اور جن سے وہ ان اعمال پر عمل کرنے کی تیاری کرتے ہیں جو کتاب اور سنت صحیحہ سے ثابت ہیں۔

محقق علماء کے نزدیک ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی چند شرائط ہیں جن کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

اوّل: جو متفق علیہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ضعف شدید نہ ہو، لہٰذا کذاب، متہم بالکذب اور فحش غلطی کرنے والے راوی کی حدیث خارج ہوجائے گی جب وہ روایت کرنے میں منفرد ہو۔

دوم: یہ کہ وہ حدیث کسی عام اصل کے تحت داخل ہو، لہٰذا گھڑی ہوئی حدیث خارج ہوجائے گی کیونکہ اس کے لیے کوئی اصل نہیں۔

سوم: یہ کہ اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس کے ثبوت کا اعتقاد نہ رکھا جائے تا کہ نبی کریم ﷺ کی جانب ایسی بات کا انتساب نہ ہو جسے آپ ﷺ نے بیان نہیں کیا۔ (القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع: ۱۹۵ ومقدمة صحيح الجامع الصغير وضعيفه للألباني: ٤٤-٥٢ وتوجيه النظر للجزائري وقوعد التحديث للقاسمي)

تالیف وتصنیف کے اندر محدثین اور دیگر حضرات کے طریقۂ کار میں فرق:

متقدمین سلف صالحین احادیث وآثار کو ان کی سندوں کے ساتھ ان کے ابواب میں درج کرتے تھے۔ اسی طرح متقدمین اہل الرائے، متکلمین اور صوفیاء وغیرہ کا طریقہ کار یہ تھا کہ اپنے کلام کو کتاب، سنت اور آثار کے اصول سے مخلوط رکھتے تھے کیونکہ ان کا زمانہ نبوت کے زمانے سے قریب تھا اور آثارِ نبویہ کے انوار ابھی ظاہر باہر تھے جو برہانِ عظیم کی حیثیت رکھتے تھے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے آثار نبویہ کے نور کو ان کے غیر کی ظلمت کے ساتھ مخلوط کر دیا تھا۔ لیکن متاخرین میں سے بہت سے لوگوں نے متقدمین کے تصنیف کردہ امور کو بالائے طاق رکھ دیا اور ان میں سے جن لوگوں نے زہد وتصوف کے باب میں خامہ فرسائی کی انھوں نے اصل ان چیزوں کو قرار دیا جو متاخرین زاہدوں سے مروی تھیں۔ اور صحابہ وتابعین کے طریقے سے گریز کیا، جیسا کہ ابوالقاسم قشیری ابوعبدالرحمٰن سلمی، کلاباذی اور دیگر حضرات نے کیا ہے۔

(فتاوىٰ شيخ الإسلام: ۱۱/ ۳۷۲ بتصرف يسير)

زہد ورقاق کے مواد جمع کرنے میں مصنّفین کا منہج:

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جن لوگوں نے زہد ورقاق کے باب میں حدیثیں جمع کی ہیں وہ ان حدیثوں کو ذکر کرتے ہیں جو اس باب میں مروی ہیں۔ اس فن کی بلند ترین اور نادر ترین تصانیف میں سے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی ''کتاب الزہد'' ہے جس میں واہی حدیثیں ہیں۔ اسی طرح ہناد بن سری اور اسد بن موسیٰ وغیرہ کی کتب زہد ہیں۔

اس فن کی عمدہ ترین کتاب امام احمد بن حنبل کی "الـزهـد" ہے لیکن اس کی تبویب اسماء پر ہے۔ اور ابن مبارک کی ''کتاب الزہد'' ہے جو ابواب پر مرتب ہے۔ فن زہد کی یہ کتابیں انبیاء، صحابہ اور تابعین کے زہد پر مشتمل ہیں۔

پھر متاخرین دو قسم پر ہیں:

ا: بعض نے متقدمین اور متاخرین دونوں ہی کے زہد کو ذکر کیا ہے، جیسا کہ ابونعیم نے "حلية الاولياء" میں اور ابن جوزی نے "صفة الصفوة" میں کیا ہے۔

۲: اور بعض نے صرف ان متاخرین کے ذکر پر اکتفا کیا ہے جو صوفیت کے ظہور کے بعد کے ہیں، جیسا کہ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ''طبقاتِ صوفیہ'' میں اور ان کے شاگرد ابوالقاسم قشیری نے اپنے ''رسالہ'' میں کیا ہے۔

پھر یہ صوفیاء جن حکایات کا تذکرہ کرتے ہیں، جیسے ابن خمیس وغیرہ، وہ مرسل حکایتیں ہوتی ہیں جن میں سے بعض صحیح اور بعض باطل ہیں۔(فتاویٰ شیخ الإسلام: ۱۱/ ۵۸۰، وکشف الظنون: ۲/ ۱۴۲۲)

بہت سے متاخرین محدثین، زاہدین اور فقہاء وغیرہ نے جب کسی باب میں خامہ فرسائی کی تو اس باب کے تحت ہر طرح کی رطب ویابس حکایات وروایات کو بلا امتیاز ذکر کردیا۔ جن لوگوں نے ابواب پر کتابیں لکھی ہیں ان کے یہاں اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں، جیسے وہ مصنّفین جنھوں نے مہینوں اور اوقات کے فضائل واعمال اور عبادات کے فضائل اور اشخاص کے فضائل وغیرہ میں کتابیں تالیف کی ہیں، مثلاً: بعض نے فضائل رجب میں کتاب تالیف کی ہے اور دوسرے حضرات نے دن اور رات کی نمازوں، یک شنبہ کی نماز، دوشنبہ کی نماز، سہ شنبہ کی نماز، رجب کے پہلے جمعہ کی نماز، رجب کی ہزار نمازوں، اوّل رجب کی ہزار نمازوں، پندرھویں شعبان کی ہزار نمازوں، عیدین کی راتوں کی عبادات اور عاشوراء کی نماز کے فضائل میں کتابیں تالیف کی ہیں۔ ان نمازوں میں عمدہ ترین ''صلاۃ التسبیح'' کی حدیث ہے لیکن بایں ہمہ ائمہ اربعہ میں سے کوئی اس کا قائل نہیں بلکہ امام احمد نے اس حدیث کی تضعیف کی ہے۔ اور ان نمازوں کو مستحب قرار نہیں دیا ہے۔ اور امام ابن مبارک سے منقول ہے کہ یہ نماز اس نماز کے مانند نہیں جو مرفوعاً نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کیونکہ جو نماز آپ ﷺ سے مرفوعاً ثابت ہے اس میں دوسرے سجدے کے بعد لمبا قعدہ نہیں ہے اور یہ حدیث اصول کے مخالف ہے۔ لہٰذا اس طرح کی حدیث سے وہ نماز ثابت نہیں ہوگی۔

جو شخص اصول میں غور وتدبر کرے گا اسے معلوم ہوجائے گا کہ یہ اور اس طرح کی حدیثیں موضوع ہیں کیونکہ یہ تمام حدیثیں علماء کے نزدیک بالاتفاق موضوع اور جھوٹی ہیں، باوجود اس کے یہ حدیثیں، ابوطالب، ابوحامد غزالی اور شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتابوں میں موجود ہیں۔ نیز ابوالقاسم بن عساکر کی امالی، عبدالعزیز کنانی، ابوعلی بن اکینا، ابوالفضل بن ناصر اور دیگر حضرات کی تصانیف میں پائی جاتی ہیں۔ اور اسی طرح ابن جوزی اس طرح کی احادیث مہینوں کے فضائل میں ذکر کرتے ہیں اور پھر اپنی ''موضوعات'' میں لکھتے ہیں کہ یہ موضوع ہے۔(فتاویٰ شیخ الإسلام: ۱۱/ ۵۷۸، ۵۸۰)

اور علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

یہاں مقصود یہ ہے کہ امت کے سلف اور ائمہ سے جو چیزیں منقول ہیں انسان کے لیے مناسب ہے کہ ان کی صحیح اور ضعیف کے مابین امتیاز کرے۔ اور جس طرح یہ امتیاز معقولات اور نظریات کے اندر مناسب ہے اسی طرح اذواق اور مواجید کے اندر اور مکاشفات اور مخاطبات کے اندر بھی ہے کیونکہ جن لوگوں نے بھی ان تینوں اقسام میں کتابیں لکھی ہیں ان میں حق اور باطل دونوں ہیں، لہٰذا اُن کے مابین امتیاز ضروری ہے۔

جامع بات اِس مقام میں یہ ہے کہ جو چیز کتاب اللہ، نبی کریم ﷺ کی ثابت شدہ سنت اور صحابہ کرام کے طریقے کے موافق ہو وہ حق ہے اور جو ان کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

(فتاویٰ شیخ الإسلام: ۱۱/ ۵۸۲)



تصحیح

شمارہ نمبر: ۴۸، جلد نمبر: ۶۴ کے صفحہ ۳۱ پر شائع شدہ مضمون ''تصادم سے بچاؤ کی حفاظتی تدابیر'' میں آخری جملہ کی ایک سطر ''چونکہ اہل سنت میں جھوٹ، فریب، بددیانتی اور وعدہ خلافی قطعاً ناجائز نہیں'' غلط شائع ہوگیا ہے۔ اس جملے میں قارئین ''وعدہ خلافی قطعاً جائز نہیں'' لکھ کر تصحیح کرلیں۔ (ادارہ)

تذکارِ سلف

حضراتِ محدثین اور حکمران

محمد اشرف جاوید بن محمد صدیق (فیصل آباد)

اسلام کے بنیادی مآخذ کتاب اللہ اور سنت نبوی ہیں۔ فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے کہ کتاب وسنت سے تمسک ہی گمراہی سے بچنے کا واحد ذریعہ ہے۔

کتاب وسنت کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی ہے۔ اللہ تعالیٰ محدثین کرام پر رحم کرے، انھوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ حدیث کے لیے وقف کر رکھی تھیں۔

مستشرقین اسلام دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ تنکے کا سہارا لے کر اعتراضات کا محل تعمیر کر دیتے ہیں اور نابالغانِ علم ان کی ملمع سازیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کبھی یہ شوشہ چھوڑا جاتا ہے کہ تدوینِ حدیث عجمی شازش تھی۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ یہ حضرات آج تک اس شازش کے بانیوں کا نام نہ بتا سکے۔ کبھی یہ تأثر دیا جاتا ہے کہ حدیث رسول اللہ ﷺ پر خلفاء، اُمراء ورحکمرانوں کا اثر رہا۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ بنو امیہ، بنو عباس، فاطمیین اور علوی خلافت کے دعوے دار تو رہے مگر محدثین کرام نے ان کا ذرا بھی اثر نہ لیا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے جبری طلاق کے خلاف علم بلند کیا، مصائب برداشت کیے مگر خلیفہ کی ہاں میں ہاں نہ ملائی۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسئلہ خلق قرآن کے خلاف تین خلفاء سے کوڑے کھائے مگر اپنے موقف پر ثابت قدم رہے۔ اور ان کے ساتھ محمد بن نوح کو بھی پابندِ سلاسل کیا گیا، بالآخر قید وبند کی یہ صعوبتیں ان کی موت کا سبب بن گئیں۔ احمد بن نصر خزاعی نے بھی خلق قرآن کے مسئلے کو تسلیم نہ کیا تو ان کی بھی گردن اڑا دی گئی اور گردن اور باقی جسم کو بہ طور عبرت پل پر لٹکا دیا گیا۔ یہ سارے واقعات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ محدثین نے ہر اچھے کام پر پوری جدوجہد کی اور بُرے اعمال کی تردید کی جس کی ایک جھلک آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں گے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ کو امام ذہبی نے ''شیخ الاسلام'' کے نام سے یاد کیا ہے۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد تھا۔ پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ ان کے متعلق امام ذہبی لکھتے ہیں کہ عمرو بن ابی سلمہ کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے سنا کہ خواب میں دو فرشتے مجھے آسمان پر لے گئے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے عبدالرحمٰن تم ہو! امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں تم ہی معروف رہتے ہو۔ میں نے عرض کیا: ہاں، میرے ربّ! تیری عزت کی قسم۔ تو پھر وہ دونوں فرشتے مجھے زمین پر لے آئے۔

(تذکرۃ الحفاظ: ۱/۱۵۶ مترجم)

گویا امام صاحب حق گوئی میں خود اپنی مثال آپ تھے۔ ان کی حق گوئی اور بے باکی جاننے کے لیے یہاں ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے:

عباسی خلیفہ سفاح کا چچا عبداللہ بن علی ملکِ شام میں آیا۔ بنو امیہ کو خاک وخون میں ملا کر تخت پر بیٹھا۔ اس نے ایک دن اپنا دربار منعقد کیا اور سپاہیوں کو چار قطاروں میں کھڑا کیا:

۱: ایک قطار کے ہاتھوں ننگی تلواریں۔

۲: دوسری قطار کے ہاتھوں میں بیڑیاں۔

۳: تیسری کے ہاتھوں میں لاٹھیاں۔

۴: چوتھی قطار کے ہاتھوں میں کوڑے تھے۔

امام اوزاعی کہتے ہیں: پھر مجھے بلانے کے لیے اس نے پیادے بھیجے۔ جب میں دروازے پر پہنچا تو انھوں نے مجھے سواری سے اتار

لیا۔ دو آدمیوں نے میرے بازو پکڑ کر ایسے مقام پر کھڑا کر دیا جہاں سے وہ میری بات آسانی سے سن سکے۔ بولا: تم عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی ہو؟ میں نے کہا: ہاں، اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کرے۔ تم بنو امیہ کے قتل کے متعلق کیا کہتے ہو؟ اس نے پوچھا۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا: آپ نے ان سے امن کا عہد کیا تھا جسے ہر حال میں پورا کرنا چاہیے تھا۔ کڑک کر بولا: تم پر ہلاکت ہو، میں اپنے اور ان کے درمیان کسی معاہدۂ امن کا ذکر نہیں سننا چاہتا۔ امام اوزاعی کہتے ہیں کہ اس وقت مجھے قتل کا خدشہ محسوس ہوا مگر قیامت کے خوف سے یہ خوف جاتا رہا۔ میں نے صاف کہہ دیا: تم پر خون بہانا حرام تھا۔ اب تو وہ غصہ سے بے تاب ہوگیا اور رگیں پھول گئیں اور آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ پہلے سے بھی زیادہ کڑک کر کہنے لگا: تم پر ہلاکت ہو، وہ کیوں؟ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ صرف تین گناہوں پر مسلمان کا خون بہانا جائز ہے:

۱: شادی شدہ زنا کرے۔ ۲: کسی شخص کو ناحق قتل کرے۔

۳: اسلام لانے کے بعد مرتد ہوجائے۔

یہ سن کر بولا: تم ہلاک ہوجاؤ، کیا یہ ہماری خلافت شرعی نہیں ہے؟ میں نے کہا: یہ کیسے! کہنے لگا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں وصیتِ خلافت نہ فرمائی تھی؟ میں نے عرض کیا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی ہوتی تو حضرت علی خلافت کے فیصلے کے لیے حکم نہ فرماتے۔ یہ سن کر وہ چپ تو ہوگیا مگر غصے سے تلملا اٹھا۔ مجھے یقین ہوگیا کہ ابھی میرا سر میرے قدموں میں ہوگا مگر اس کے برعکس اس نے اشارہ کیا کہ اس کو باہر نکال دو۔

چنانچہ میں وہاں سے نکل کر اپنے گھر کی طرف تھوڑا ہی سفر طے کیا تھا کہ ایک سوار میرے پاس آیا۔ میں نے خیال کیا کہ وہ میرا سر اُڑانے کے لیے آیا ہے، اس لیے میں نے سواری سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی۔ سوار نے آکر السلام علیکم کہا اور بولا کہ امیر نے آپ کی خدمت میں اشرفیوں کی یہ تھیلی پیش کی ہے۔ اور میں نے یہ سارا مال گھر پہنچنے سے قبل غرباء ومساکین میں تقسیم کر دیا۔ (تذکرہ: ۱/۱۵۶-۱۵۷)

یہ ان کے لیے نادر موقع تھا کہ امیر کی ہاں میں ہاں ملا کر مال وزر سے جھولی بھر لیتے مگر انھوں نے خطرناک موقع پر استقامت کے دامن کو نہ چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ‎o‏ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى‎o‏﴾ [اللیل: ۶،۷]

’’اور اس نے سب سے اچھی بات کو سچ مانا۔ تو یقیناً ہم اسے آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔‘‘

کیا ایسے محدثین سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ خلفاء کے لیے احادیث وضع کریں گے......!

امام طاؤس بن کیسان:

امام طاؤس بن کیسان کا تعلق یمن سے تھا۔ ان کی وفات ۱۰۶ھ میں ہوئی۔ عطاء بن عباس کا بیان ہے کہ میں طاؤس کو جنتی انسان خیال کرتا ہوں۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ امیرِ یمن نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ کو ۵۰۰ دینار دیے لیکن آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ (تذکرہ: ۱/۹۰)

امام ربیعہ بن عبدالرحمٰن تیمی (۱۳۶ھ):

آپ رحمہ اللہ حافظِ حدیث، بلند پایہ محدث وفقیہ اور صاحبِ بصیرت مجتہد تھے۔ امام احمد بن حنبل کے استاد محترم تھے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب قاسم وسالم کا انتقال ہوگیا تو علمی سربراہی کا تاج امام ربیعہ کے سر پر رکھا گیا۔ ان کے متعلق تاریخ نے لکھا ہے کہ خلیفہ سفاح مدینہ منورہ وارد ہوا تو اس نے امام ربیعہ رحمہ اللہ کو کچھ مال دینا چاہا مگر انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (تذکرہ: ۱/۱۴۰)

امام عیسیٰ بن یونس کوفی (م ۱۸۷ھ):

امام صاحب کوفے کے رہنے والے محدثین کے امام وپیشوا اور حافظِ حدیث تھے۔ حضرت امام میدانِ جنگ کے بھی نام وَر جرنیل تھے۔ امام علی بن مدینی نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ عیسیٰ بن یونس ثقہ اور مامون ہیں۔

جعفر بن یحییٰ برمکی کی فیاضیوں نے اہل دنیا کو اپنا غلام بنا لیا تھا مگر محدثین نے ان کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کیا۔ ایک دفعہ ان کی خدمت میں ایک لاکھ درہم پیش کیے گئے مگر آپ نے یہ کہہ کر انھیں

لینے سے انکار کردیا: کہیں اہل علم یہ نہ کہیں کہ میں نے علمِ حدیث پڑھانے کی اجرت لی ہے۔ (تذکرہ: ۱/۲۲۲)

ابن ابی ذئب (م ۱۵۹ھ):

ان کا نام محمد بن عبدالرحمٰن تھا۔ بڑے عبادت گزار، وقت کے امام اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ممتاز فقیہ تھے۔ ان کے متعلق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ امام مالک رحمہ اللہ سے بھی زیادہ پرہیزگار اور حق بات کہنے پر زیادہ جرأت مند تھے۔ ایک دفعہ ابوجعفر کے پاس آئے اور اس کو ذرّہ بھر جھجک محسوس کیے بغیر فرمایا: تمھارے دروازے پر ظلم کی فراوانی ہے، یعنی علانیہ ظلم ہو رہا ہے۔ (تذکرہ: ۱/۱۶۴)

امام محمد بن رافع (م ۲۴۵ھ):

ان کا تعلق نیشاپور سے تھا۔ انتہائی بارُعب محدث تھے۔ ایک دفعہ امیر طاہر نے ان کی خدمت میں پانچ ہزار درہم بھیجے مگر آپ نے یہ کہہ کر واپس کردیے: سورج دیواروں کے سروں تک پہنچ چکا ہے، ابھی تھوڑی دیر میں غروب ہوجائے گا۔ (تذکرہ: ۱/۱۷/۳)

مراد یہ تھا کہ میں آخری وقت میں ہوں اور آپ کی رقم کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

شیخ الاسلام امام حربی بغدادی (م ۲۸۵ھ):

ان کا نام ابراہیم بن اسحاق ہے۔ ہر فن مولی محدث تھے۔ امام دارقطنی نے کہا کہ ہر علم میں ماہر اور راست گو امام ہیں۔ ایک دفعہ خلیفہ معتضد نے امام حربی کی خدمت میں دس ہزار درہم بھیجے مگر انھوں نے واپس کردیے، پھر ایک دفعہ ایک ہزار دینار بھیجے تو امام صاحب نے لینے سے انکار کردیا۔ (تذکرہ: ۱/۴۱۸)

امام ابراہیم بن طہمان نیشاپوری (م ۱۶۳ھ):

امام ذہبی رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے کہ پورے خراسان میں آپ سے زیادہ حدیث جاننے والا کوئی اور نہ تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فرقہ مرجیہ، اور جہمیہ کے سخت خلاف تھے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا اور امام صاحب بیماری کی وجہ سے لیٹے ہوئے تھے۔ ابراہیم بن طہمان کا ذکرِ خیر آیا تو امام احمد بن حنبل اٹھ کر بیٹھ گئے، فرمانے لگے: صلحاء کا ذکر آئے تو لیٹے رہنا درست نہیں۔

خطیب بغدادی نے واقعہ لکھا ہے کہ امام ابراہیم رحمہ اللہ کے لیے بیت المال سے وظیفہ مقرر تھا۔ آپ وہ وظیفہ لے کر غرباء میں تقسیم کردیتے تھے۔ ایک دن خلیفہ کی مجلس میں آپ سے کسی نے مسئلہ پوچھا، فرمانے لگے: مجھے معلوم نہیں۔ کسی نے کہا: بیت المال سے اتنا وظیفہ لیتے ہیں، ایک مسئلہ بھی اچھی طرح بیان نہیں کرسکتے۔ بولے: وظیفہ ان مسائل پر لیتا ہوں جو اچھی طرح بیان کرسکتا ہوں۔ اگر میں ان مسائل پر وظیفہ لیتا جو اچھی طرح نہیں جانتا تو بیت المال کب کا ختم ہوچکا ہوتا۔ خلیفہ یہ جواب سن کر بہت محظوظ ہوا۔ یہ خلیفہ مہدی تھا۔ (تذکرہ: ۱/۱۷۹)

امام عفان بن مسلم بصری (م ۲۱۸ھ):

امام عفان خلقِ قرآن کے قائل نہ تھے۔ اس وجہ سے ان کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ خلیفہ مامون کے گورنر اسحاق بن ابراہیم نے مسئلہ خلق قرآن پر امتحان لیا تو انھوں نے صاف انکار کردیا۔ گورنر نے مامون کا خط پڑھ کر سنایا کہ اگر عفان ہمارے ساتھ اتفاق کرے تو بہتر ورنہ بیت المال سے وظیفہ بند کردو۔ مامون کی طرف سے پانچ سو درہم ماہانہ وظیفہ تھا۔ گورنر اسحاق نے کہا: بتاؤ کیا کہتے ہو؟ امام عفان نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ [الاخلاص: ۱] پڑھا اور سوال کیا: کیا یہ مخلوق ہے! اس پر وہ بولا: اگر تم امیر المومنین کی بات نہیں مانو گے تو وہ تمھارا وظیفہ بند کردیں گے۔ میں نے کہا:

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ﴾ [الذاریات: ۲۲]

یہ سن کر وہ خاموش ہوگیا اور اٹھ کر چلا گیا اور وظیفہ بند کردیا مگر اللہ تعالیٰ نے کسی دوسرے شخص کی وجہ سے وظیفہ دینا شروع کردیا۔

(تاریخ بغداد: ۱۴/۲۰۱، تذکرہ: ۱/۲۹۰)

امام عفان رحمہ اللہ کی دیانت کا یہ عالم تھا کہ یہ قاضی معاذ بن معاذ کے مقدمات کی نگرانی پر مقرر تھے۔ ایک دفعہ قاضی نے ان کو دس ہزار

دینار کی پیش کش صرف اتنی بات پر کی کہ آپ ایک آدمی کی جرح یا تعدیل پر زبان نہ کھولیں خاموش رہیں مگر انھوں نے اس کو ٹھکرا دیا اور فرمایا: میں کسی حق کو باطل نہیں کرسکتا۔ (تذکرہ: ۱/۲۹۰)

امام محمد بن جریر بن کثیر طبری (م ۳۱۰ھ):

امام طبری جلیل القدر امام اور علم کا پہاڑ تھے۔ امام خزیمہ فرماتے تھے: میں نے روئے زمین پر کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا جو امام طبری رحمہ اللہ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ امام طبری کی تفسیر ''جامع البیان'' آج تک اہلِ علم کے حرزِ جان ہے، بلکہ ہر دور کا مفسر اسی کا خوشہ چین رہا ہے۔ اور ان کی ''تاریخ طبری'' اور ''تہذیب الآثار'' کی مثال لانے سے اہلِ علم قاصر ہیں۔

کچھ دیر سے کچھ لوگ شیعیت کے ساتھ ان کا تعلق جوڑنے میں لگے ہیں جو ان پر بہت بڑا اتہام ہے۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ ان کا تعلق اہل سنت کے ساتھ تھا اور آپ مجتہد عالم تھے بلکہ ایک مدت تک ان کا مسلک لوگوں کا ترجمان بھی رہا۔ (پھر کبھی اس موضوع پر مفصل بحث کریں گے۔)

امام ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ آپ نے پوری عمر اسی جائیداد کی آمدنی پر قناعت کی جو آپ کے لیے آپ کے والد ''طبرستان'' میں چھوڑ گئے تھے۔ اور لکھا ہے کہ امیر المومنین مکتفی باللہ نے وقت کرنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں وقف کے بارے میں تمام علماء کے اقوال جمع ہوں۔ ان کے سامنے ابن جریر طبری رحمہ اللہ کا نام پیش کیا گیا کہ وہ یہ کام بہ حسن وخوبی انجام دے سکتے ہیں، چنانچہ آپ سے درخواست کی گئی اور آپ نے ایک کتاب تحریر فرما دی، اس پر خلیفہ نے آپ کو انعام دینا چاہا مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔

اور اسی طرح خلیفہ کے وزیر کی فرمائش پر فقہ میں ''کتاب الخفیف'' لکھ دی۔ وزیر نے بھی اس کے صلے میں ایک ہزار اشرفی بھیجی مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (تذکرہ: ۱/۲۹۳)

کیا ایسے علماء ومحدثین جو کتاب لکھ کر بھی صلہ نہ لیں، ان کے متعلق یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ اُمراء اور حکمرانوں کی غلط بات کے معاون ومددگار بن گئے ہوں گے! انھوں نے ہر حال میں حدیثِ رسول ﷺ کی عزت ووقار کا پاس کیا۔

تاریخ میں لکھا ہے کہ محدثین اگر کسی وقت اُمراء کے پاس جاتے تو ان کا مقصد صرف اور صرف دینِ حق کی سرفرازی اور دین کی باتیں اور اُمراء کو ان کے قبیح اعمال سے توجہ دلانا ہوتی۔

ابن خلکان نے لکھا ہے کہ ایک بار ابوجعفر منصور نے عبداللہ بن طاؤس اور امام مالک رحمہ اللہ کو یاد کیا۔ جب دونوں بزرگ تشریف لائے تو ابوجعفر نے جناب طاؤس سے کہا کہ آپ اپنے باپ کی کوئی حدیث بیان فرمائیں تو ان کو بادشاہ اور خلیفہ کی بے اعتدالیوں پر تنبیہ کا موقع مل گیا۔ انھوں نے حدیث بیان کی:

"حدثني أبي أن أشد الناس عذابا يوم القيامة رجل أشركه الله تعالى في سلطانه فأدخل عليه الجور في حكمه."

''میرے باپ نے مجھے حدیث بیان فرمائی کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس انسان کو ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکومت میں شریک کیا، (یعنی اللہ نے اسے دنیا میں حکومت عطا کی) پھر اس نے ظالمانہ حکومت کی۔''

امام مالک سمجھ گئے کہ طاؤس کو یقیناً قتل کر دیا جائے گا یہاں تک کہ انھوں نے اپنے کپڑے سمیٹ لیے کہ ان کے خون کے چھینٹے ان کے کپڑوں پر نہ پڑ جائیں۔ پھر منصور نے طاؤس سے تین بار کہا کہ مجھے یہ دوات دے دو لیکن انھوں نے اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ منصور خلیفہ نے وجہ پوچھی تو بولے: مجھے ڈر ہے کہ تم کوئی گناہ کی بات نہ لکھو اور میں اس میں شریک ہو جاؤں۔ منصور نے یہ سن کر کہا کہ میرے پاس سے دونوں اٹھ جاؤ۔ طاؤس نے کہا: ہم یہی چاہتے تھے۔

(وفيات الأعيان لابن خلكان: ۱/۳۳۳ طبع مصر)

یہ وہ دور تھا جب حکمران کتاب وسنت کے موافق زندگی بسر کرتے مگر محدثین ان کی چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں پر بھی توجہ دلاتے، کیا ایسے

لوگ حکمرانوں کے لیے حدیث گھڑ سکتے ہیں!

امام حافظ کبیر تیمی اصفہانی (م ۵۳۵ھ):

ان کا نام اسماعیل بن محمد بن فضل اور لقب "قوام السنہ" تھا۔ امام ذہبی لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ کہتے ہیں: امام ابوالقاسم تیمی اپنے زمانے میں امام الائمہ، استاذ العلماء اور اہل حدیث کے پیشوا تھے۔ آپ کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی شخص آپ کے سامنے ساری دنیا لا کر ڈھیر کر دیتا تو آپ اسے کچھ قدر و وقعت اور اہمیت نہ دیتے۔ امام صاحب حرص وطمع سے پاک تھے۔ بادشاہوں اور حکام کے درباروں میں جانے کے عادی نہ تھے۔ (تذکرہ: ۱/۸۵۸)

امام قبیصہ بن عقبہ سوائی (م ۲۱۵ھ):

ان سے امام بخاری نے بلاواسطہ اور باقی اصحابِ خمسہ نے بالواسطہ روایت کی ہے۔ ان کے اوصاف میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ شاہ ابودلف کا بیٹا خدم وحشم اور نوکر چاکر کے ساتھ امام صاحب کے دروازے پر پہنچا اور اپنی آمد کی اطلاع دی لیکن امام صاحب نے باہر آنے میں دیر کر دی۔ یہ دیکھ کر اس کے خدام اندر گئے اور کہنے لگے: ملک جبل کا شہزادہ دروازے پر کھڑا ہے اور آپ باہر ہی نہیں نکلتے! یہ سن کر آپ روٹی کا خشک ٹکڑا تہبند کے دامن میں لیے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے: جو شخص دنیا میں اس پر قانع ہے اسے ملک جبل کے شہزادے کی کیا پروا ہے۔ اللہ کی قسم! اس کے سامنے میں کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا۔ (تذکرہ: ۱/۲۸٦)

شیخ الاسلام امام سعید بن مسیّب رحمہ اللہ (م ۱۰۵ھ):

امام موصوف بنوامیہ کے دور میں سب سے بڑے محدث وفقیہ تھے۔ امام صاحب رحمہ اللہ امام المحدثین حافظِ حدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ ایک دفعہ بنوامیہ کی حکومت کی طرف سے تیس ہزار درہم پیش کیے گئے۔ انھوں نے کہا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ کی حالت یہ تھی کہ یہ مال ودولت حکومت کے خلاف حق بولنے سے انھیں نہیں روک سکتا تھا۔

ہوا یوں کہ ایک بار بنوامیہ کے حکمران بنومروان کے قاصد کا گزر سعید بن مسیّب کے پاس سے ہوا۔ امام موصوف نے کہا: تم نے بنو مروان کو کس حالت میں چھوڑا ہے؟ بولا: میں نے ان کو خیریت وعافیت میں چھوڑا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ وہ لوگوں کو بھوکوں مارتا ہے اور کتوں کا پیٹ بھرتا ہے۔ یہ سن کر وہ سیخ پا ہوگیا اور آپ کے سامنے تن کر کھڑا ہوگیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اٹھ کر بڑی مشکل سے پیچھے ہٹایا۔

جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: آپ کیوں ناحق اپنی جان دینا چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے۔ امام موصوف نے بگڑ کر فرمایا: خاموش رہ، جب تک میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی نگہداشت کرتا ہوں گا وہ مجھے کسی کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑے گا۔

(تذکرہ: ۱/٦۲)

کیا ایسے افراد اور اہل علم غلط بات کی تصدیق کر سکتے ہیں!

حکمرانوں سے تعلق کے اثرات:

جن علماء ومحدثین کا سلاطین سے تعلق تھا وہ فقط اس لیے کہ خیر کے کاموں میں ان کی مدد کی جائے۔ حافظ عبدالبر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ فاضل اور عادل حکمرانوں کے پاس جانا، ان کو دیکھنا اور نیک کاموں میں ان کے ساتھ تعاون کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی معیت میں بڑے بڑے فحول علماء رہا کرتے تھے، مثلاً: امام زہری، امام شعبی، قبیصہ، امام اوزاعی اور رجاء بن حیوۃ۔ (جامع بیان العلم، ص: ۸۸)

تاریخ نے لکھا ہے کہ ان علماء ومحدثین کی برکت سے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے تدوینِ حدیث کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا جو رہتی دنیا تک روشنی کی مشعل ہے۔

خلافت عمر بن عبدالعزیز کے انتخاب میں امام رجاء بن حیوۃ کا مرکزی کردار ہے۔ حضرت رجاء بن حیوۃ ہی کا فیضان تھا کہ خلاف امید حضرت عمر بن عبدالعزیز جیسا خلیفہ بنوامیہ کی مسند پر بیٹھا۔ ان کی مسند نشینی کا واقعہ جو نہایت مؤثر ہے اور جس سے ہمارے قول کی مزید

(باقی صفحہ نمبر ۱۹ پر ملاحظہ کریں)

حالاتِ حاضرہ

امریکی ظلم وستم خاتمے کے قریب

محمد سلیم چنیوٹی

دنیا سے ''دہشت گردی'' کے خاتمے کی کوشش پر جاری نام نہاد امریکی جنگ، جس کے صلیبی جنگ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ گیا، میں جتنے ممالک نے بھی اپنی افواج، اپنی دولت اور اپنی طاقت کو اب تک صرف کیا ہے وہ تقریباً ضائع ہی گئی ہے۔ مقصد یہ نہیں معلوم ہوتا کہ دنیا سے دہشت گردی کو ختم کرنا ہے۔ اصل جھگڑا تو یہ ہے کہ اسلام کی تعلیمات اتنی تیزی سے کیوں پھیل رہی ہیں؟ غور سے اگر دیکھا جائے تو طاغوتی قوتیں اگر برسر پیکار ہیں تو صرف اور صرف وہاں برسر پیکار ہیں جہاں اسلام کے نام لیوا اپنے دین اسلام کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس کی واضح مثالیں افغانستان، عراق، فلسطین، برما، چیچنیا، کوسوو، اور پاکستان کے قرب وجوار کے علاقے ہیں۔

ان سب مذکورہ مقامات پر طاغوتیوں کو اگر ظلم نظر آتا ہے تو وہ مسلمانوں کے اموال واولادوں پر ہی نظر آتا ہے۔ ڈرون حملوں سے چھوٹے چھوٹے بچوں سے لے کر دینی مدارس، مساجد، مذہبی کتب کے علاوہ اسلامی ذہنوں کی آبیاری کرنے والے اساتذہ، راہنماؤں اورلیڈروں کوبھی تہ تیغ کیا جاتا ہے۔

۱۵ دسمبر کے اخبارات میں ایک حیرانی والی خبر نظر سے گزری کہ ایک امریکی نے امریکوں ہی کے قائم کردہ بچوں کے سکول میں فائرنگ کرکے ۲۷ افراد ہلاک کردیے۔ اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکا کے صدر نے روتے اور سسکتے ہوئے تقریر کی اور اپنی قوم کو یہ خبر سنا کر ان کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش بھی کی۔ اب دیکھیں کہ اس جانب دار صدر اوبامہ نے اس دہشت گردی کے اصل واقعے پر رونا کیوں شروع کردیا جب کہ ابھی ایک ہی واقعہ ہوا ہے۔ ظلم کی اس بستی امریکا نے جس طرح کے ظلم دنیا پر برپا کررکھے ہیں اور آئے روزنت نئے انداز وقوانین اختیار کرکے اپنے نئے ظلم کو متعارف کرواتا رہتا ہے۔ اس پر عتاب کا کوڑا مزید برستا معلوم ہورہا ہے۔ اخبارات میں امریکی معیشت جس طرح متزلزل ہوچکی ہے اور حالیہ سینڈی طوفان اور تباہ کن بارشوں اور سیلاب نے جس طرح امریکی معیشت کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ وہ سب کچھ دنیا کے سامنے ہے۔

ظلم کا راج ہمیشہ نہیں چلا کرتا۔ کوئی بندہ ہو، کوئی انجمن ہو، کوئی ادارہ ہو، کوئی ملک ہو یا کوئی صدر، وزیراعظم، گورنر جنرل ہو اگر وہ ظلم کے راستے پر چلے گا تو وہ جلد ہی اپنے ہی بپا کیے ہوئے ظلم کی چکی میں ضرور پسے گا۔ یہ قانونِ قدرت ہے۔ ظلم ایک اندھیرا ہے۔ ظلم ایک سیاہ رات ہے۔ ظلم کرنے والا کبھی بھی اصلاح پسند نہیں ہوتا۔ وہ اپنے من کا غلام اور اپنے ہی تک سوچ کو محدود رکھتا ہے۔ جب کہ روشن دماغ انسان ہو تو وہ دنیا کے لیے روشنی کو پسند کرتا ہے۔ وہ دوسرے کے حقوق کا خیال کرتا ہے۔ دوسرے کی ضرورتوں کو اپنی ضروریات کی طرح دیکھتا ہے۔ اپنے من کا غلام اپنی ہی ''میں'' میں مرتا رہتا ہے۔ جب کہ اصل روشن خیال دوسروں کی عزت اسی طرح کرتا ہے جس طرح خود عزت کرانا چاہتا ہے۔

اسلام کی حکومت، اسلام کے قوانین، شارعِ اسلام حضرت محمد کریم ﷺ کے فرامین ہم سب کے لیے بلکہ تمام دنیا کے لیے مشعل راہ ہیں۔ رزق کا مالک، دنیا کا خالق فقط وحدہ لاشریک اللہ مالک الملک ہے۔ جس کی بادشاہی ہر وقت اور ہمہ وقت قائم ودائم ہے۔ ایک لمحہ بھی اس کی حکومت کو کوئی ختم نہیں کرسکتا۔ وہ حی وقیوم ہے۔ وہ ہمیشہ جاگتا ہے۔ اسے اونگھ تک نہیں آتی، وہ اپنے بندوں کی دستگیری کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دستگیر نہیں۔ وہ داتا ہے۔ وہ رازق

ہے۔اس جیسا کوئی داتا تو درکنار کوئی فریاد رس بھی نہیں۔تکبر وجبروت اُسی مالک الملک کو روا ہے۔ وہی اللہ بگڑی بناتا اور وہی کام سنوارتا ہے۔قرآنِ کریم میں موجود آیۃ الکرسی اُس ذاتِ کریم کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔اس آیہ مبارکہ کا ترجمہ ملاحظہ کرلیا جائے تو انسان کسی دوسرے رازق ومالک، داتا وغوث کے دعوے کرنے والے کی طرف نظر بھی نہ اٹھائے۔

بات ہورہی تھی امریکی یلغاروں کی، امریکی ظلم وستم کی، امریکیوں نے افغان جنگ سے اب تک کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔اس کا ظلم اسی کو کھانے لگ گیا ہے۔عنقریب یہ بھاگنے والا ہے۔ جاتے جاتے بھی اپنے ظلم کی نشانیاں چھوڑ رہا ہے۔ پاکستان کے بعض شہروں، علاقوں اور آبادیوں کو ڈرون حملوں سے نشانہ بنارہا ہے۔آخر یہ کب تک......؟

ان شاء اللہ اس کا ظلم اسے ہی بھسم کرے گا اور اسلام اور اہل اسلام تا قیامِ قیامت اپنے روشن چراغ جلاتے رہیں گے۔ امن وآشتی کا مذہب اسلام ہی غالب رہے گا۔اپنے من کے موجی وغلام منہ کی کھائیں گے اور اصل اسلام ہی کی طرف لوگ رجوع کرتے رہیں گے۔ انھیں اس پرچم تلے ہی سکون میسر ہوگا۔ اسلام غالب ہونے کے لیے ہے، مغلوب ہونے کے لیے نہیں:

((الإسلام يعلوا و لا يعلى عليه .))



بقیہ: حضراتِ محدثین اور حکمران

تائید ہوتی ہے، یہ ہے کہ سلیمان بن عبدالملک نے پہلے ایک وصیت نامے کے ذریعے اپنے نابالغ لڑکے ایوب کو ولی عہد بنانا چاہا لیکن رجاء بن حیوۃ نے اس سے اختلاف کیا اور کہا: خلیفہ کا قابل یادگار کارنامہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک صالح شخص کو اپنا جانشین بنائے۔دو ایک روز بعد اس نے یہ وصیت نامہ چاک کردیا اور رجاء بن حیوۃ سے داود بن سلیمان کے متعلق رائے دریافت کی۔ داود اس وقت قسطنطنیہ (استنبول) میں تھا۔ رجاء نے کہا: آپ کو کیا معلوم وہ اس وقت زندہ ہے یا فوت ہوگیا ہے۔ پھر سلیمان نے عمر بن عبدالعزیز کا نام لیا تو رجاء نے کہا کہ وہ نہایت برگزیدہ مسلمان ہیں۔سلیمان نے کہا: میرا بھی یہی خیال ہے لیکن اگر میں ان کو خلیفہ مقرر کردوں اور عبدالملک کی اولاد کا بالکل محافظ نہ رکھوں تو ایک فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا اور جب تک میں ان میں سے کسی کو ان کے بعد ولی عہد نہ بنالوں لوگ ان کی خلافت تسلیم نہ کریں گے، اس لیے یزید بن عبدالملک کو ان کے بعد ولی عہد بناتا ہوں۔

رجاء بن حیوۃ نے بھی اس سے اتفاق کیا، چنانچہ سلیمان نے عہد نامۂ خلافت لکھا اور رجاء بن حیوۃ نے نہایت احتیاط کے ساتھ گمنام طریقے پر بیعت کی تکمیل کی۔ معاہدہ بیعت کے مکمل ہوجانے پر وصیت نامہ کا مضمون پڑھ کر سنایا تو ہشام بن عبدالملک نے مخالفت کی، لیکن رجاء بن حیوۃ نے اس کو قتل کی دھمکی دی اور عمر بن عبدالعزیز کا ہاتھ پکڑ کر منبر پر کھڑا کردیا۔

اس محدث کی اس جرأت نے دنیائے اسلام میں جو انقلاب پیدا کیا اس کی مدح وستائش میں آج تک ہماری زبانیں رطب اللسان ہیں۔

(معارف، انڈیا، ص:۳۴۲، نومبر:۱۹۳۴ء)

تذکرہ علمائے اہل حدیث

امام کعبہ الشیخ محمد بن عبداللہ بن محمد السبیل رحمہ اللہ

تعلیم و تعلّم اور خدمات کے آئینے میں

آپ کا پورا نام محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز آل عثمانی الملقب بہ السبیل ہے۔ آپ کا تعلق نجد کے مشہور قبیلے بنوزید، جو قضاعہ کی قحطانی شاخ ہے، کے ساتھ ہے۔ اور آپ کا سن ولادت ۱۹۲۴ء ہے۔

حفظ قرآنِ کریم میں آپ کے اوّل استاد آپ کے والد محترم اور پھر شیخ عبدالرحمٰن الکریدیس اور شیخ سعدی یاسین لبنانی (رکن رابطہ عالم اسلامی) تھے اور ان سے شیخ نے روایتِ حفص میں قراءت کی اجازت بھی لی تھی۔

شرعی علوم میں آپ کے استاد شیخ محمد بن مقبل اور شیخ عبدالعزیز بن سبیل (قاضی بکیریہ) ہیں۔ بریدہ میں آپ نے عبداللہ بن محمد بن حمید سے پڑھا اور پھر مکہ میں آپ نے شیخ عبدالحق الہاشمی اور شیخ ابوسعید الہندی سے حدیث پڑھی اور اجازت الروایۃ لی۔ اس کے علاوہ آپ نے مشہور مدارس علمیہ میں ۲۰ سال تک مسلسل پڑھا۔

❀ ۱۳۸۵ھ میں آپ مسجد حرام میں امام اور صدر مدرس مقرر ہوئے۔
❀ ۱۳۹۰ھ میں رئیس ستون الحرم الدینی کے نائب مقرر ہوئے۔
❀ ۱۴۱۱ھ میں مسجد حرام اور مسجد نبوی کے شؤون کے رئیس مقرر ہوئے۔
❀ اور آخری ایام میں آپ رابطہ عالم اسلامی کی فقہی کمیٹی اور سعودی مملکت کی کبار علماء کی کمیٹی کے رکن تھے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے امامت حرم کے دوران اسلامی علوم کی مسلسل تدریس کی اور کئی بین الاقوامی کانفرنسوں میں شمولیت کی۔

آپ نے یہ کتب یادگار چھوڑی ہیں:

۱: خطباتِ حرم، ۴ حصے (آخری ۲ حصے زیرطبع)
۲: چوری کی حد۔ ۳: قادیانیت۔
۴: رسالة في بيان حق الراعي والرعية.
۵: رسالة في حكم الاستعانة بغير المسلمين في الجهاد.
۶: رسالة في حكم التجنس بجنسية دولة غير إسلامية.

آپ کے تقویٰ اور نیکی کے لیے یہی بات کافی ہے کہ آپ کے بیٹے عمر بن محمد السبیل آپ کی مبارک زندگی ہی میں حرم کے امام اور خطیب مقرر ہوگئے تھے جو بتقدیر الٰہی ۱۴۲۳ھ میں ایک حادثے میں وفات پاگئے۔ ان کے علاوہ آپ کے یہ بیٹے بہ قید حیات ہیں:

۱: ڈاکٹر عبدالرحمٰن (جامعہ امّ القریٰ)
۲: ڈاکٹر عبدالعزیز (وکیل وزارۃ الثقافۃ)

شیخ رحمہ اللہ نے تین شادیاں کیں آپ رحمہ اللہ کی بیویاں بالترتیب سدلیس، بلیہد اور بنوعمرو سے تعلق رکھتی ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ میں یہ نابغہ روزگار شخصیات ہیں:

۱: شیخ صالح بن فوزان الفوزان (رکن ہیئۃ کبار العلماء)
۲: عبدالرحمٰن بن عبداللہ العجلان (رئیس محکمہ قضاء قصیم و مدرس حرم)
۳: عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز (مدرس الحرم المکی)
۴: محمد بن عبداللہ العجلان
۵: صالح بن محمد بن عبداللہ النجیدی (قاضی سپریم کورٹ، مکہ)
۶: شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز التویجری (قاضی سپریم کورٹ، مکہ)
۷: شیخ یوسف بن منصور الیوسف (رئیس محکمہ قطیف)
۸: محمد بن ناصر الخزیم (نائب رئیس شؤن مسجد حرم)
۹: علی بن رشد الرشد (رئیس تعلیم البنات، سابق)
۱۰: سعود بن سعد الثبیتی ۱۱: محمد بن سلیمان المنیعی
۱۲: محمد بن ابراہیم السعیدی ۱۳: ناصر بن عبداللہ المیمان (رکن مجلس شوریٰ) ۱۴: انس بن عمر (پوتا) وغیرہم

آخری ایام میں آپ جدہ کے سی۔ ایم۔ ایچ ہسپتال میں دل کے علاج کے لیے داخل ہوئے اور بروز سوموار ۳/ صفر ۱۴۳۴ھ بمطابق ۱۷/ دسمبر ۲۰۱۲ء کو آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

اللهم ارفع درجته في المهديين وحاسبه حسابا يسيرا وألحقنا وإياه بالصالحين. اللهم آمين

اشاریہ الاعتصام 2012ء

①...... جواهر پارے

مضمون	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ماہِ صفر اور ہمارا رویہ	۱	۱	۱
کفارۂ مریض	۲	۱	۳۵
مسنون ادعیہ کی طاقت	۳	۱	۷۱
بنیادی خرابی	۴	۱	۱۰۷
نماز؛ نظم وضبط کا درس	۵	۱	۱۴۳
سیرت رسول اللہ ﷺ سے راہنمائی	۶	۱	۱۷۷
غلبۂ اسلام	۷	۱	۲۱۵
نظامِ اسلام	۸	۱	۲۵۱
ختم نبوت	۹	۱	۲۸۷
توحید کے اثرات	۱۰	۱	۳۲۳
زکاۃ: گھاٹے سے محفوظ تجارت	۱۱	۱	۳۵۹
انابت الی اللہ	۱۲	۱	۳۹۳
معیارِ برتری	۱۳	۱	۴۲۹
مسلمانوں کے حیرت انگیز عروج وزوال کا حقیقی سبب	۱۴	۱	۴۶۵
ہمسایوں کے حقوق	۱۵	۱	۵۰۱
والدین کے لیے دعائے مغفرت کرو	۱۶	۱	۵۳۷
زوالِ امت کا اصل سبب اور اس کا علاج	۱۷	۱	۶۰۶
اہل علم کے درجات	۱۸	۱	۶۰۹
فحاشی پھیلانے کا عذاب	۱۹	۱	۶۴۵
جماعتی تعصب	۲۰	۱	۶۸۱
اصلاحِ معاشرہ	۲۱	۱	۷۱۷
توحید وایمان اور شرک وکفر میں کشمکش	۲۲	۱	۷۵۳
بُری مجالس سے اجتناب کا حکم	۲۳	۱	۷۸۹
کس امیر کی اطاعت کی جائے؟	۲۴	۱	۸۲۵
اسراء ومعراج؛ ایک عظیم معجزہ	۲۵	۱	۸۶۱
مسلمانوں کی نا مسلمانیاں	۲۶	۱	۸۹۷
بعثت رسول ﷺ کا بنیادی مقصد	۲۷	۱	۹۳۳
حبطِ اعمال	۲۸	۱	۹۶۹
طلب دنیا	۲۹	۱	۱۰۰۵
فرضیت روزہ	۳۰	۱	۱۰۴۱
روزے کا تقاضا	۳۱	۱	۱۰۷۷
رمضان کی قدر افزائی	۳۲	۱	۱۱۱۳
صلاۃ العیدین	۳۳	۱	۱۱۴۹
شوال کے چھ روزے	۳۴	۱	۱۱۸۵
خیر اُمت	۳۵	۱	۱۲۲۱
طبقاتی تقسیم اور اسلام	۳۶	۱	۱۲۵۷
نام نہاد جدیدیت	۳۷	۱	۱۲۹۳
شاتم رسول کی سزا	۳۸	۱	۱۳۲۹
نبی رحمت ﷺ	۳۹	۱	۱۳۶۵
سرکش قوموں کی سزا	۴۰	۱	۱۴۰۱
سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی عظیم یادگار	۴۱	۱	۱۴۳۷
قربانی اور تقویٰ	۴۲	۱	۱۴۷۳
اسلام ایک پُر امن دین ہے	۴۳	۱	۱۵۰۹
عاشورائے محرم کا روزہ	۴۴	۱	۱۵۴۵
ظالموں کی جڑ کٹ گئی	۴۵	۱	۱۵۸۱
تضاد	۴۶	۱	۱۶۱۷
انصاف پسندی	۴۷	۱	۱۶۵۳
خیر خواہی	۴۸	۱	۱۶۸۹
خشک سالی اور دھند کا علاج	۴۹	۱	۱۷۲۵
تحفظ انسانیت	۵۰	۱	۱۷۶۱

②...... کلمۂ طیبہ

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
اہل کتاب کے ساتھ مکالمے کا اسلوب (۱)		۱	۲	۲

۳...... اداریے

ننگے	ملک عصمت اللہ	۱۱	۲	۳۶۲
وجعل الجنة مثواه	حافظ احمد شاکر	۱۲	۲	۳۹۶
اصل میں سب ایک ہیں	حافظ احمد شاکر	۱۳	۲	۴۳۲
طویلے کی بلا	حافظ احمد شاکر	۱۴	۲	۴۶۸
یہ بازی	حافظ احمد شاکر	۱۵	۲	۵۰۴
جھنجھٹ	حافظ احمد شاکر	۱۶	۲	۵۴۰
چشمۂ فیض	حافظ احمد شاکر	۱۷	۲	۵۷۶
مفاداتی چلن	حافظ احمد شاکر	۱۸	۲	۶۱۲
اللہ ہی کافی ہے	حافظ احمد شاکر	۱۹	۲	۶۴۸
ہم ہیں مشتاق	حافظ احمد شاکر	۲۰	۲	۶۸۴
ربطِ ملت	حافظ احمد شاکر	۲۱	۲	۷۲۰
خونِ ناحق کی فریاد	حافظ احمد شاکر	۲۲	۲	۷۵۶
نقالی	حافظ احمد شاکر	۲۳	۲	۷۹۲
بابرکت لوگ	حافظ احمد شاکر	۲۴	۲	۸۲۸
قیادت کا معیار	حافظ احمد شاکر	۲۵	۲	۸۶۴
جمہوریت کا جمہور سے انتقام	حافظ احمد شاکر	۲۶	۲	۹۰۰
پیچھے کی طرف	حافظ احمد شاکر	۲۷	۲	۹۳۶
حوصلے بڑھائے ہیں	حافظ احمد شاکر	۲۸	۲	۹۷۲
توبوا إلى الله جميعا	حافظ احمد شاکر	۲۹	۲	۱۰۰۸
رمضان المبارک اوراس کے تقاضے	حافظ احمد شاکر	۳۰	۲	۱۰۴۴
رمضان المبارک اور دعا	ملک عصمت اللہ	۳۱	۲	۱۰۸۰
حیاتِ طیبہ	حافظ احمد شاکر	۳۲	۲	۱۱۱۶
تہی دامنی	حافظ احمد شاکر	۳۳	۲	۱۱۵۲
كلمة حق أريدبها الباطل	حافظ احمد شاکر	۳۴	۲	۱۱۸۸
ملی یکجہتی کونسل	حافظ احمد شاکر	۳۵	۲	۱۲۲۴
امن وامان کی ضمانت	حافظ احمد شاکر	۳۶	۲	۱۲۶۰
مردہ دلی	حافظ احمد شاکر	۳۷	۲	۱۲۹۶
پس چہ باید کرد	ملک عصمت اللہ	۳۸	۲	۱۳۳۲
تضاد	ملک عصمت اللہ	۳۹	۳	۱۳۶۸
چھ نکات	ملک عصمت اللہ	۴۰	۲	۱۴۰۴
جینے کا ڈھنگ	ملک عصمت اللہ	۴۱	۲	۱۴۴۰
غلط فہمی	ملک عصمت اللہ	۴۲	۲	۱۴۷۶
ڈائریاں	ملک عصمت اللہ	۴۳	۲	۱۵۱۲
بیان	ملک عصمت اللہ	۴۴	۲	۱۵۴۸
نظام	ملک عصمت اللہ	۴۵	۲	۱۵۸۴
دہشت گرد کون؟	حافظ احمد شاکر	۴۶	۲	۱۶۲۰
ترجیح	حافظ احمد شاکر	۴۷	۲	۱۶۵۶
خشت اوّل	حافظ احمد شاکر	۴۸	۲	۱۶۹۲
علیحدگی	ملک عصمت اللہ	۴۹	۲	۱۷۲۸
	حافظ احمد شاکر	۵۰	۲	۱۷۶۴

④...... درس قرآن

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
تفسیر سورۂ یسٓ (۴)	مولانا ارشادالحق اثری	۱	۴	۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۵)	مولانا ارشادالحق اثری	۲	۴	۴۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۶)	مولانا ارشادالحق اثری	۳	۴	۷۶
تفسیر سورۂ یسٓ (۷)	مولانا ارشادالحق اثری	۴	۴	۱۱۲
تفسیر سورۂ یسٓ (۸)	مولانا ارشادالحق اثری	۵	۴	۱۴۸
تفسیر سورۂ یسٓ (۹)	مولانا ارشادالحق اثری	۶	۴	۱۸۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۰)	مولانا ارشادالحق اثری	۷	۴	۲۲۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۱)	مولانا ارشادالحق اثری	۸	۴	۲۵۶
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۲)	مولانا ارشادالحق اثری	۹	۴	۲۹۲
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۳)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۰	۴	۳۲۸
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۴)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۱	۴	۳۶۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۵)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۲	۴	۳۹۸
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۶)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۳	۴	۴۳۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۷)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۴	۴	۴۷۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۸)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۵	۴	۵۰۶
تفسیر سورۂ یسٓ (۱۹)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۶	۴	۵۴۲
تفسیر سورۂ یسٓ (۲۰)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۷	۴	۵۷۸
تفسیر سورۂ یسٓ (۲۲)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۸	۴	۶۱۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۲۲)	مولانا ارشادالحق اثری	۱۹	۴	۶۵۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۲۳)	مولانا ارشادالحق اثری	۲۰	۴	۶۸۶
تفسیر سورۂ یسٓ (۲۴)	مولانا ارشادالحق اثری	۲۱	۴	۷۲۲
تفسیر سورۂ یسٓ (۲۵)	مولانا ارشادالحق اثری	۲۲	۴	۷۵۸

تفسیر سورۂ یسٓ (۲۶)	مولانا ارشاد الحق اثری	۲۳	۴	۷۹۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۲۷)	مولانا ارشاد الحق اثری	۲۴	۴	۸۳۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۲۸)	مولانا ارشاد الحق اثری	۲۵	۴	۸۶۶
تفسیر سورۂ یسٓ (۲۹)	مولانا ارشاد الحق اثری	۲۶	۴	۹۰۲
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۰)	مولانا ارشاد الحق اثری	۲۷	۴	۹۳۸
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۱)	مولانا ارشاد الحق اثری	۲۸	۴	۹۷۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۲)	مولانا ارشاد الحق اثری	۲۹	۴	۱۰۱۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۳)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۰	۴	۱۰۴۶
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۴)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۱	۴	۱۰۸۲
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۵)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۲	۴	۱۱۱۸
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۶)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۳	۴	۱۱۵۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۷)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۴	۴	۱۱۹۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۸)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۵	۴	۱۲۲۶
تفسیر سورۂ یسٓ (۳۹)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۶	۴	۱۲۶۲
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۰)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۷	۴	۱۲۹۸
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۱)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۸	۴	۱۳۳۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۲)	مولانا ارشاد الحق اثری	۳۹	۴	۱۳۷۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۳)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۰	۴	۱۴۰۶
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۴)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۱	۴	۱۴۴۲
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۵)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۲	۴	۱۴۷۸
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۶)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۳	۴	۱۵۱۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۷)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۴	۴	۱۵۵۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۸)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۵	۴	۱۵۸۶
تفسیر سورۂ یسٓ (۴۹)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۶	۴	۱۶۲۲
تفسیر سورۂ یسٓ (۵۰)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۷	۴	۱۶۵۸
تفسیر سورۂ یسٓ (۵۱)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۸	۴	۱۶۹۴
تفسیر سورۂ یسٓ (۵۲)	مولانا ارشاد الحق اثری	۴۹	۴	۱۷۳۰
تفسیر سورۂ یسٓ (۵۳)	مولانا ارشاد الحق اثری	۵۰	۴	۱۷۶۶

⑤...... درسِ حدیث

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
توفیق الباری	نواب صدیق حسن خان تسہیل: حافظ محمد اشرف	۲	۷	۴۳

توفیق الباری	″	″	۴	۶	۱۱۴
توفیق الباری	″	″	۵	۷	۱۵۱
توفیق الباری	″	″	۶	۶	۱۸۶
توفیق الباری	″	″	۷	۷	۲۲۳
توفیق الباری	″	″	۸	۷	۲۵۹
توفیق الباری	″	″	۹	۷	۲۹۵
توفیق الباری	″	″	۱۰	۸	۳۳۲
توفیق الباری	″	″	۱۱	۶	۳۶۶
توفیق الباری	″	″	۱۲	۷	۴۰۱
توفیق الباری	″	″	۱۳	۷	۴۳۷
توفیق الباری	″	″	۱۴	۶	۴۷۲
توفیق الباری	″	″	۱۵	۶	۵۰۸
توفیق الباری	″	″	۱۶	۶	۵۴۴
توفیق الباری	″	″	۱۷	۶	۵۸۰
توفیق الباری	″	″	۱۸	۷	۶۱۷
توفیق الباری	″	″	۱۹	۷	۶۵۳
توفیق الباری	″	″	۲۱	۷	۷۲۵
توفیق الباری	″	″	۲۲	۷	۷۶۱
توفیق الباری	″	″	۲۳	۶	۷۹۶
توفیق الباری	″	″	۲۴	۵	۸۳۱
توفیق الباری	″	″	۲۵	۶	۸۶۸
توفیق الباری	″	″	۲۶	۷	۹۰۵
توفیق الباری	″	″	۲۷	۵	۹۳۹
توفیق الباری	″	″	۲۸	۶	۹۷۶
توفیق الباری	″	″	۲۹	۷	۱۰۱۲
توفیق الباری	″	″	۳۰	۶	۱۰۴۸
توفیق الباری	″	″	۳۱	۷	۱۰۸۵
توفیق الباری	″	″	۳۲	۸	۱۱۲۲
توفیق الباری	″	″	۳۳	۹	۱۱۵۸
توفیق الباری (آخری)	″	″	۳۴	۷	۱۱۹۲

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
تميمة الصبي في ترجمة الأربعين من أحاديث النبي (١)	مؤلف: نواب سید صدیق حسن تسہیل: حافظ صلاح الدین یوسف	۳۶	۶	۱۲۶۴
تميمة الصبي (۲)	// //	۳۷	۷	۱۳۰۱
تميمة الصبي (۳)	// //	۳۸	۶	۱۳۳۶
تميمة الصبي (۴)	// //	۳۹	۸	۱۳۷۴
تميمة الصبي (۵)	// //	۴۰	۸	۱۴۱۰
تميمة الصبي (۶)	// //	۴۱	۶	۱۴۴۴
تميمة الصبي (۷)	// //	۴۲	۸	۱۴۸۲
تميمة الصبي (۸)	// //	۴۳	۷	۱۵۱۷
تميمة الصبي (۹)	// //	۴۴	۷	۱۵۵۳
تميمة الصبي (۱۰)	// //	۴۵	۸	۱۵۹۰
تميمة الصبي (۱۱) آخری	// //	۴۶	۷	۱۶۲۵
غنية القاري بترجمة ثلاثيات البخاري (۱)	مؤلف: نواب سید صدیق حسن تسہیل: حافظ محمد اشرف	۴۷	۷	۱۶۶۱
غنية القاري (۲)	// //	۴۸	۶	۱۶۹۶
غنية القاري (۳)	// //	۴۹	۹	۱۷۳۵
غنية القاري (۴)	// //	۵۰	۸	۱۷۷۰

⑥...... حجیت حدیث

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
قرآن وسنت کا باہمی تعلق (۱)	حافظ محمد شریف شاکر	۱۳	۹	۴۳۹
قرآن وسنت ......(۲)	حافظ محمد شریف شاکر	۱۴	۱۲	۴۷۸
قرآن وسنت ......(۳)	حافظ محمد شریف شاکر	۱۵	۹	۵۱۱
قرآن وسنت ......(۴) آخری	حافظ محمد شریف شاکر	۱۶	۹	۵۴۷
سنت کا مفہوم اور اہمیت وحجیت	محمد خالد سیف	۲۱	۱۱	۷۲۹
سنت اور اس کا دائرہ کار (۱)	حافظ محمد شریف شاکر	۲۹	۲۵	۱۰۳۱
سنت اور اس کا دائرہ کار (۲) آخری	حافظ محمد شریف شاکر	۳۰	۱۶	۱۰۵۸

⑦...... شرک

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
توحید کا انعام اور شرک کا انجام	میاں محمد جمیل	۴۶	۱۵	۱۶۳۳

⑧...... پرویز

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
تحفۂ معراج اور پرویزی فکر	ریاض احمد عاقب	۲۴	۱۶	۸۴۲

⑨...... بدعات

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
جشن میلاد کتاب وسنت کی روشنی میں (۱)	عبیداللہ عفیف	۴	۱۰	۱۱۸
جشن میلاد ......(۲)	عبیداللہ عفیف	۵	۱۴	۱۵۸
جشن میلاد ......(۳)	عبیداللہ عفیف	۶	۱۰	۱۹۰
سیرت رسول کا تقاضا اور محافل میلاد	انس مدنی	۶	۲۵	۲۰۵
جشن میلاد ......(۴)	عبیداللہ عفیف	۷	۸	۲۲۴
جشن میلاد ......(۵) آخری	عبیداللہ عفیف	۸	۱۱	۲۶۳

⑩...... ختم نبوت

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ختم نبوت کی تحریکوں میں علمائے اہل حدیث کا کردار	محمد یوسف انور	۳۹	۲۵	۱۳۹۱

⑪...... مرزائیت

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
مولانا ثناء اللہ امرتسری اور ردّ قادیانیت	محمد ابراہیم سلفی	۱۳	۱۷	۴۴۷
قادیانیت؛ دشمنان اسلام کی سازش	محمد ابراہیم سلفی	۱۶	۲۱	۵۵۹

⑫...... ارکانِ اسلام

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ماہِ رمضان اور اس کے تقاضے (۱)	حافظ محمد ریاض اثری	۲۹	۱۵	۱۰۲۰
ماہِ رمضان اور اس کے تقاضے (۲) آخری	حافظ محمد ریاض اثری	۳۰	۱۱	۱۰۵۳
ماہِ رمضان اور ہماری سفارش	عبدالقدوس سلفی	۳۷	۹	۱۳۰۳
کلمہ طیبہ کا مفہوم اور اس کے تقاضے	پروفیسر عبدالحکیم سیف	۴۰	۱۲	۱۴۱۴
طریقہ حج وعمرہ (۱)	حافظ محمد ریاض اثری	۴۰	۱۸	۱۴۲۰
طریقہ حج وعمرہ (۲) آخری	حافظ محمد ریاض اثری	۴۱	۱۳	۱۴۵۱
قربانی کے مختصر احکام ومسائل	مولانا عزیر احمد سلفی	۴۱	۲۳	۱۴۶۱
عید قربان اور اسوہ خلیل اللہ	عبدالخالق حشر	۴۲	۱۵	۱۴۸۹

⑬...... تحقیق مسائل

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
موزوں اور جرابوں پر مسح؛ فقہی مسائل	عطاء الرحمٰن علوی	۱	۹	۹

⑭ ...... استفتاء

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
غیر مسلم سے اسلام کے فنون سیکھنا۔ کفار کی اسلامی کتب سے استفادے کا حکم۔ غیر مسلم کے اسلامی کام کی شرعی حیثیت	مفتی عبید اللہ عفیف	۴۳	۹	۱۵۱۹
ایک خوش فہمی اور اس کی حقیقت	مفتی عبید اللہ عفیف	۴۶	۹	۱۶۲۷
پوتیوں کا وراثت میں حصہ اور وصیت میں تبدیلی کا حکم	مفتی عبید اللہ عفیف	۴۷	۹	۱۶۶۳

⑮...... پند وموعظت

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
دین میں اعتدال کی راہ (۱)	مولانا محمد خالد سیف	۲	۱۶	۵۲
دین میں اعتدال کی راہ (۲) آخری	مولانا محمد خالد سیف	۳	۱۶	۸۸
اللہ کی خوشنودی کی کیا علامت ہے؟	عبد القدوس	۴	۲۳	۱۳۱
سابقہ یہودی عالم کے دو سچے خواب	عبد الرحمٰن ضیاء	۱۸	۱۱	۶۲۱
ائمہ مساجد اور ہمارا رویہ	قاری محمد طیب بھٹوی	۲۴	۹	۸۳۵
اللہ تعالیٰ کی مدد بہ ذریعہ صبر اور نماز (۱)	عبد الواحد گوندل	۲۶	۹	۹۰۷
اللہ تعالیٰ کی مدد......(۲) آخری	عبد الواحد گوندل	۲۷	۱۷	۹۵۱
حصولِ علم میں تقوے کا کردار	موہب الرحیم	۳۱	۱۸	۱۰۹۶
توحید اور اس کی عظمت	میاں محمد جمیل	۳۳	۱۴	۱۱۶۴
حجاڈے یا حجاب (۱)	امّ عبد منیب	۳۶	۱۴	۱۲۷۲
حجاڈے یا حجاب (۲) آخری	امّ عبد منیب	۳۷	۱۹	۱۳۱۳
توحید کی عظمت اور شرک کی ذلت	میاں محمد جمیل	۳۸	۸	۱۳۳۸
گستاخانہ فلم اور ہمارا کردار	حافظ حمود الرحمٰن	۳۹	۱۷	۱۳۸۳
توہین رسالت پر مبنی فلم اور امریکی دہشت گرد سام		۳۹	۲۰	۱۳۸۶
شانِ رسالت اور توہین آمیز فلم	قاری محمد حسن سلفی	۳۹	۲۲	۱۳۸۸
جنت کے عالی شان محلات	حافظ محمد ارشاد	۴۰	۱۵	۱۴۱۷
ضروریاتِ زندگی اور صحابہ کا معیار	ام عبد منیب	۴۴	۲۰	۱۵۶۶
تقوے کی حقیقت اور نماز	وہیب الرحمٰن نعیم	۴۵	۱۱	۱۵۹۳
الدین نصیحۃ	موہب الرحیم	۴۷	۱۹	۱۶۷۳
زہد وتصوف اسلام کی نظر میں (۱)	ڈاکٹر عبد الرحمٰن الفریوائی	۴۸	۱۶	۱۷۰۶
زہد وتصوف اسلام کی نظر میں (۲)	ڈاکٹر عبد الرحمٰن الفریوائی	۴۹	۲۱	۱۷۴۷
زہد وتصوف اسلام کی نظر میں (۳)	ڈاکٹر عبد الرحمٰن الفریوائی	۵۰	۹	۱۷۷۱

⑯...... اسلامی نظام

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
خلیفہ کی ضرورت کیوں؟	عطاء محمد جنجوعہ	۱۴	۲۳	۴۸۹
تین ہزار سالہ روایات اور اسلام	اوریا مقبول جان	۲۴	۲۸	۸۵۴
عید اور فقراء ومساکین	محمد نعیم خان	۳۳	۲۰	۱۱۷۰
حضرت عمر کا نظامِ حکومت	محمد اسماعیل	۴۵	۲۰	۱۶۰۲

⑰...... سیرت النبی ﷺ

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
رسولِ اکرم کا حسن اخلاق اور ہمارا رویہ	عبد الرحیم بلتستانی	۱۸	۲۳	۶۳۳
محمد ﷺ اسم با مسمی	عبد الستار خان پور	۴۲	۱۲	۱۴۸۶
محبت رسول اللہ ﷺ کی چند علامتیں	حامد شفیع	۴۴	۹	۱۵۵۵
اخلاق نبوی کا ایک عظیم الشان مظہر	عبد السلام ندوی	۴۷	۱۱	۱۶۶۵

⑱...... سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
خصوصیات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۱)	عبید اللہ عفیف	۴۸	۷	۱۶۹۷
خصوصیات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) آخری	عبید اللہ عفیف	۴۹	۱۰	۱۷۳۶
حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا	ڈاکٹر زاہدہ شبنم	۴۸	۱۳	۱۷۰۳
حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا	ڈاکٹر زاہدہ شبنم	۴۹	۱۸	۱۷۴۴

⑲...... سیر وسوانح

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ابو الشفیق مولانا محمد رفیق اثری	سعید مجتبیٰ سعیدی	۳۵	۲۰	۱۲۴۲
ابو عبد اللہ حارث بن اسد محاسبی	محمد اشرف جاوید	۴۰	۲۳	۱۴۲۵

⑳...... تصنیفی

مضمون	شمارہ	صفحہ	مسلسل
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۱	۲۹	۲۹
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۲	۲۹	۶۵
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۳	۳۱	۱۰۳
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۴	۲۸	۱۳۶
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۶	۳۰	۲۱۰
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۷	۳۰	۲۴۶
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۸	۳۰	۲۸۲

فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۱۰	۳۱	۳۵۵
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۱۵	۳۰	۵۳۲
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۱۶	۲۹	۵۶۷
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۱۷	۳۱	۶۰۵
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۱۸	۳۱	۶۴۰
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۱۹	۳۱	۶۷۷
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۲۰	۳۲	۷۱۴
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۲۲	۳۱	۷۸۵
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۲۵	۲۹	۸۹۱
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۲۶	۳۲	۹۳۰
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۲۷	۳۱	۹۶۵
فہرست اُردو کتب (محمد عطاء اللہ حنیف لائبریری)	۲۸	۲۹	۹۹۹

(۲۱)...... تنظیمی

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
کارروائی مجلس عاملہ دارالدعوۃ السلفیہ (۲۱رجنوری ۲۰۱۲ء)		۱۰	۳۰	۳۵۴

(۲۲)...... تدریسی

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
دینی نصاب تعلیم میں اسلام اور عمرانی نظریات کے موازنے کی ضرورت	عطاء محمد جنجوعہ	۳	۲۲	۹۴
شعبہ تعلیم میں سرمایہ کاری کی ضرورت	عطاء محمد جنجوعہ	۷	۲۰	۲۳۶

(۲۳)...... خطبات

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
حضرت علی کا ایمان افروز خطبہ	عبیداللہ عفیف	۱۹	۱۸	۶۶۴
کن لوگوں کے کون سے اعمال مقبول ہیں؟	حافظ عبدالمنان نور پوری	۴۴	۱۳	۱۵۵۹

(۲۴)...... تربیتی

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
آدابِ مسرت	عبدالواحد گوندل	۲۱	۲۳	۷۴۱

(۲۵)...... تذکرہ علمائے اہل حدیث

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
قاری محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی	عبدالحنان جانباز	۱	۲۳	۲۳
مولانا محمد یونس عاصم	کلیم حسین شاہ	۲	۲۴	۶۰
مولانا معین الدین لکھوی	محمد یٰسین ظفر	۲	۲۷	۶۳
پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شریف شاکر	محمد رمضان یوسف سلفی	۴	۱۹	۱۲۷
مولانا سلطان محمود محدث افغانی (۱)	حافظ ریاض احمد	۷	۱۶	۲۳۲
مولانا سلطان محمود (۲)	حافظ ریاض احمد	۸	۲۳	۲۷۵
حافظ عبدالمنان نور پوری	محمد اسحاق بھٹی	۹	۲۱	۳۰۹
مولانا سلطان محمود (۳)	حافظ ریاض احمد	۱۰	۱۹	۳۴۳
مولانا سلطان محمود (۴)	حافظ ریاض احمد	۱۱	۲۱	۳۸۱
مولانا سلطان محمود (۵) آخری	حافظ ریاض احمد	۱۲	۱۹	۴۱۳
ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر	محمد یوسف انور	۱۳	۲۳	۴۵۳
ایک جواں ہمت مبلغ اسلام (مولانا عبداللہ گورداس پوری)	حافظ ریاض احمد	۱۶	۲۳	۵۶۱
حافظ عبدالرشید اظہر	مسعود عبدالرشید اظہر	۱۸	۱۷	۶۲۷
علامہ الٰہی بخش شجاع آبادی	عبدالرحیم اظہر ڈیروی	۱۸	۲۷	۶۳۷
مولانا علاء الدین	عبدالواحد گوندل	۱۹	۲۴	۶۷۰
مولانا عبداللہ گورداس پوری	محمد اسحٰق بھٹی	۲۰	۲۲	۷۰۴
ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری (۱)	ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی	۲۱	۱۶	۷۳۴
الشیخ عبداللہ سلفی (کوٹ ادو)	عبدالرحیم اظہر ڈیروی	۲۱	۲۷	۷۴۵
حافظ عبدالرشید اظہر	حافظ عبدالستار	۲۲	۱۱	۷۶۵
جدی و مشفقی	حافظ عبدالماجد	۲۲	۱۴	۷۶۸
اللہ کا مقرب بندہ عبدالرشید اظہر	عبدالقیوم انصاری	۲۲	۱۸	۷۷۲
متکلم اسلام حافظ عبدالرشید اظہر	حافظ ریاض احمد	۲۲	۲۰	۷۷۴
حافظ عبدالرشید اظہر	محمد سلیم چنیوٹی	۲۲	۲۷	۷۸۱
ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری (۲)	ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی	۲۳	۸	۷۹۸
مولانا عبداللہ گورداس پوری	محمد رمضان یوسف سلفی	۲۳	۱۶	۸۰۶
مولانا عبداللہ گورداس پوری	پروفیسر مولابخش محمدی	۲۳	۲۷	۸۱۷
مولانا عبداللہ گورداس پوری	قاری محمد حسن سلفی	۲۳	۲۹	۸۱۹
ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری (۳)	ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی	۲۴	۲۰	۸۴۶
ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری (۴) آخری	ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی	۲۵	۱۹	۸۸۱
مولانا محمود احمد غضنفر	محمد رمضان یوسف سلفی	۲۷	۲۴	۹۵۸
قیمتی لمحات	مولانا ابوبکر صدیق السلفی	۲۸	۲۵	۹۹۵
حافظ محمد عبداللہ بھٹوی	قاری محمد طیب بھٹوی	۲۸	۲۷	۹۹۷
مولانا عبدالغنی جھنگڑوی	کلیم حسین شاہ	۳۰	۲۸	۱۰۷۰

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
مولانا عبدالحکیم مجاز اعظمی	مولانا محمد اعظمی	۳۱	۲۲	۱۱۰۰
مجاز اعظمی	اطہر افضال	۳۲	۱۷	۱۱۳۱
ابوالحریز عبدالعزیز ملتانی	حافظ ریاض احمد	۳۳	۲۳	۱۱۷۳
مولانا پروفیسر ابراہیم قصوری	محمد رمضان یوسف سلفی	۳۴	۲۷	۱۲۱۳
مولانا محمد رئیس ندوی سلفی (۱)	عبدالرحمٰن فریوائی	۳۶	۲۳	۱۲۸۱
مولانا محمد رئیس ندوی سلفی (۲)	عبدالرحمٰن فریوائی	۳۷	۲۴	۱۳۱۸
مولانا محمد رئیس ندوی سلفی (۳) آخری	عبدالرحمٰن فریوائی	۳۸	۲۰	۱۳۵۰
مولانا محمود احمد غضنفر	حبیب اللہ فیصل	۴۰	۲۵	۱۴۲۷
حافظ عبداللہ خلیق بھٹوی	مولانا رفیق زاہد	۴۲	۴۲	۱۴۹۸
مولانا عطاء اللہ امرتسری	عبدالاعلیٰ رحمانی	۴۳	۲۱	۱۵۳۱
حافظ محمد دین سرگودھوی (۱)	عطاء محمد جنجوعہ	۴۴	۲۶	۱۵۷۲
حافظ محمد دین سرگودھوی (۲)	عطاء محمد جنجوعہ	۴۵	۲۳	۱۶۰۵
حافظ محمد دین سرگودھوی (۳)	عطاء محمد جنجوعہ	۴۶	۲۶	۱۶۴۴
حافظ محمد دین سرگودھوی (۴)	عطاء محمد جنجوعہ	۴۷	۲۸	۱۶۸۲
حافظ محمد دین سرگودھوی (۵)	عطاء محمد جنجوعہ	۴۸	۲۲	۱۷۱۲
حافظ محمد دین سرگودھوی (۵) آخری	عطاء محمد جنجوعہ	۴۹	۲۸	۱۷۵۴
حافظ عبدالرشید اظہر	محمد سلیم چنیوٹی	۲۲	۲۷	۷۸۱
مولانا سیّد اولاد حسن قنوجی	محمد اشرف جاوید	۴۸	۲۴	۱۷۱۴
امام کعبہ محمد بن عبداللہ سبیل		۵۰	۱۹	۱۷۸۱

۲۶...... وفیات

نام متوفی	ساکن	شمارہ	صفحہ	مسلسل
والدہ حافظ مسعود عالم		۴	۲۷	۱۳۵
محمد دین صاحب	لاہور	۵	۳۱	۱۷۵
قاری محمد حنیف طیب قصوری	قصور	۸	۱۵	۲۶۷
حافظ عبدالمنان نورپوری کا سانحہ ارتحال		۹	۲	۲۸۸
شیخ محمد سعید شمسی	کراچی	۱۲	۶	۴۰۰
ابتسام زبیر ظہیر		۱۹	۲۹	۶۷۵
مولانا عبداللہ گورداسپوری		۱۹	۳۳	۶۷۹
حافظ محمد دین سرگودھوی		۲۰	۱۱	۶۹۳
والدہ محترمہ حافظ شاہد محمود		۲۲	۱۹	۷۷۳
ہارون الرشید		۲۴	۳۲	۸۵۸
مولانا محمود احمد غضنفر		۲۶	۲۶	۹۲۴
حافظ محمد یوسف	کھائی ہٹھاڑ	۲۸	۲۴	۹۹۴
حاجی محمد صادق گجر		۳۱	۳۰	۱۱۰۸
مولانا محمد اکبر سلیم	الہ آباد	۳۲	۱۶	۱۱۳۰
شاہ عبدالشکور اثری		۳۵	۳۰	۱۲۵۲
مولانا ابراہیم خادم قصوری	قصور	۳۵	۳۰	۱۲۵۲
عبدالحفیظ کوکب		۳۵	۳۰	۱۲۵۲
سیٹھ اسماعیل مہ پارہ		۳۹	۹	۱۳۷۵
حافظ عبداللہ خلیق بھٹوی		۴۲	۲۴	۱۴۹۸
گلندر خان	لاہور	۴۷	۲۵	۱۶۷۹
مولانا اسحاق بھٹی کی بھاوج		۴۹	۳۰	۱۷۵۶

۲۷...... اسلامی تاریخ

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
کتاب؛ ہمارا ثقافتی وملی ورثہ	پروفیسر مولا بخش محمدی	۷	۲۳	۲۳۹
مسلم حکمرانوں کی بے حسی	عطاء محمد جنجوعہ	۳۷	۲۹	۱۳۲۳

۲۸...... تاریخ پاکستان

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
ترقی اور عروج کی علامت	محمد سلیم چنیوٹی	۷	۲۶	۲۴۲
احوال ملتان (۱)	حافظ ریاض احمد	۱۴	۱۶	۴۸۲
احوال ملتان (۲)	حافظ ریاض احمد	۱۵	۲۳	۵۲۵
احوال ملتان (۳) آخری	حافظ ریاض احمد	۱۶	۱۷	۵۵۵
شیعہ سنی تصادم کیوں؟	عطاء محمد جنجوعہ	۴۳	۱۷	۱۵۲۷

۲۹...... ملکی مسائل

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
قومی نصابِ تعلیم میں روح اسلام کی ضرورت	عطاء محمد جنجوعہ	۱	۲۰	۲۰
اس سے پہلے کہ	جاوید چودھری	۳	۲۵	۹۷
میڈیا کے منفی اثرات اور ان کا تدارک	عبدالعظیم جانباز	۲۶	۲۷	۹۲۵
امریکی ظلم وستم خاتمے کے قریب	محمد سلیم چنیوٹی	۵۰	۱۷	۱۷۷۹

۳۰...... شعر و ادب

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
قاتل	شورش کاشمیری	۱	۳۳	۳۳

نیا سال	فیض احمد فیض	۲	۳۳	۶۹
آئین چاہیے	شورش کاشمیری	۳	۳۳	۱۰۵
عرض حال	شورش کاشمیری	۴	۳۳	۱۴۱
جان پہچان	شورش کاشمیری	۵	۳۳	۱۷۷
سیرت رحمت عالم	ماہر القادری	۶	۳۳	۲۱۳
نعت	امّ عبد منیب	۷	۳۳	۲۴۹
جرم	شورش کاشمیری	۸	۳۳	۲۸۹
سیرت رحمت عالم	ماہر القادری	۹	۳۳	۳۲۱
آوازِ غیب	علامہ محمد اقبالؔ	۱۰	۳۳	۳۵۷
وطنیت	علامہ محمد اقبالؔ	۱۱	۳۳	۳۹۳
قرآن جل رہا ہے	شورش کاشمیری	۱۵	۳۳	۵۳۵
مسلمان کا زوال	علامہ محمد اقبالؔ	۱۶	۳۳	۵۷۱
دین وہنر	علامہ محمد اقبالؔ	۱۶	۳۳	۶۰۷
مدارس سے اُٹھے	انتخاب: قاری محمد حسن سلفی	۱۸	۳۳	۶۴۳
لادین سیاست	علامہ محمد اقبالؔ	۲۰	۳۳	۷۱۵
دوزخی کی مناجات	علامہ محمد اقبالؔ	۲۱	۳۳	۷۵۱
مغل شہزادے	شورش کاشمیری	۲۲	۳۳	۷۸۷
نعت	امّ عبد منیب	۲۳	۳۳	۸۲۳
عرض کرتا ہوں	شورش کاشمیری	۲۴	۳۳	۸۵۹
قرآن کی فریاد	ماہر القادری	۲۵	۳۳	۸۹۵
سیرت النبی ﷺ	امّ عبد منیب	۲۶	۳۳	۹۳۱
سیرت النبی ﷺ	امّ عبد منیب	۲۷	۳۳	۹۶۷
اصحاب النبی ﷺ	امّ عبد منیب	۲۸	۳۳	۱۰۰۳
پیارے ماہِ صیام	امّ عبد منیب	۲۹	۳۳	۱۰۳۹
صبح آزادی	ماہر القادری	۳۰	۳۳	۱۰۷۵
بہار آئی تو	شورش کاشمیری	۳۱	۳۳	۱۱۱۱
روزہ	عاجز مالیر کوٹلوی	۳۲	۳۳	۱۱۴۷
خاک سے پیدا ہو تو خاک میں جائے گا	عاجز مالیر کوٹلوی	۳۵	۳۳	۱۲۵۵
اَبر	علامہ محمد اقبالؔ	۳۶	۳۳	۱۲۹۱
رجز مسلم	صفی لکھنوی	۳۷	۳۳	۱۳۲۷
صبح سعادت	ماہر القادری	۳۹	۳۳	۱۳۹۹
تحریک	شورش کاشمیری	۴۰	۳۳	۱۴۳۵
متاعِ گم شدہ	شورش کاشمیری	۴۲	۳۳	۱۵۰۷
مغربی جادو کے ڈورے	ظفر علی خان ظفرؔ	۴۳	۳۳	۱۵۴۳
سیّدنا فاروق اعظم	ماہر القادری	۴۴	۳۳	۱۵۷۹
حضرت صدیق اکبر	ماہر القادری	۴۵	۳۳	۱۶۱۵
نعت	راسخ عرفانی	۴۶	۳۳	۱۶۵۱
تغیرات	شورش کاشمیری	۴۷	۳۳	۱۶۸۷
نقش عمل	فائق بندوی	۴۸	۳۳	۱۷۲۳
نیا سفر ہے پرانے چراغ گل کردو	شورش کاشمیری	۴۹	۳۳	۱۷۵۹
اسلام کی رسوائی ''اپنوں'' کے ہاتھوں	ظفر علی خان ظفرؔ	۵۰	۳۳	۱۷۹۵

۳۱...... مکاتیب

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
مولانا عبدالعزیز سعیدی		۲۶	۲۴	۹۲۲
ایک مکتوب	حافظ صلاح الدین یوسف	۳۵	۲۸	۱۲۵۰
بچے؛ حفظ قرآن اور دین سے رغبت	امّ عبد منیب	۴۵	۱۷	۱۵۹۹

۳۲...... تنقید

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
محرم الحرام اور اس کے بعض مسائل	حافظ صلاح الدین یوسف	۱	۱۳	۱۳
ابن عربی صوفی ملا علی قاری کی نظر میں	عبدالرحمٰن ضیاء	۲	۲۱	۵۷
صحیح مسلم کی ایک حدیث میں تحریف (۱)	عبدالرحمٰن ضیاء	۵	۲۸	۱۷۲
صحیح مسلم کی ...... (۲) آخری	عبدالرحمٰن ضیاء	۶	۲۰	۲۰۰
طاغوتی قوتوں کا ہدف	عطاء محمد جنجوعہ	۱۰	۲۴	۳۴۸
جہالت کے خلاف جہاد اور آسکر ایوارڈ	محمد سلیم چنیوٹی	۱۲	۳۱	۴۲۵
مجرمانہ خاموشی	عطاء محمد جنجوعہ	۱۳	۲۱	۴۵۱
اپریل فول کی قباحتیں	عبدالقدوس	۱۳	۲۶	۴۵۶
صوفیاء کے بارے میں مولانا اسحاق بھٹی کی رائے اور راقم کی وضاحت	صلاح الدین مقبول احمد	۲۸	۲۱	۹۹۱
الإيثار بمعرفة رواة الآثار	ارشاد الحق اثری	۳۴	۱۱	۱۱۹۷
صاحب بذل المجهود کا اعتقادی منہج (۱)	حافظ ریاض احمد	۳۵	۸	۱۲۳۰

صاحب بذل المجهود (۲)	حافظ ریاض احمد	۳۶	۸	۱۲۶۶
صاحب بذل المجهود (۳) آخری	حافظ ریاض احمد	۳۷	۱۳	۱۳۰۷
توہین رسالت	محمد عاصم حفیظ	۳۹	۱۰	۱۳۷۶
شیخ محمد بن عبدالوہاب اور اکابر علمائے دیوبند (۱)	ابوعبداللہ طارق	۴۲	۱۷	۱۴۹۱
شیخ محمد بن عبدالوہاب (۲) آخری	ابوعبداللہ طارق	۴۳	۱۱	۱۵۲۱

۳۳...... تبصرۂ کتب

نام کتاب	تبصرہ نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
رخ صبح نما	امّ عبدمنیب	۱	۲۷	۲۷
جواہر ہدایت	محمد سلیم چنیوٹی	۳	۲۸	۱۰۰
مسئلہ رویت ہلال اور ۱۲ اسلامی مہینے	حماد الحق نعیم	۳	۲۹	۱۰۱
حصول علم کے ذرائع	محمد سلیم چنیوٹی	۴	۲۶	۱۳۴
ہم میلاد کیوں نہیں مناتے؟	محمد سلیم چنیوٹی	۴	۲۶	۱۳۴
شاہ جہاں پور	محمد سلیم چنیوٹی	۷	۲۸	۲۴۴
سوئے منزل	محمد اسحاق بھٹی	۸	۲۷	۲۷۹
سوہدرہ تاریخ کے آئینے میں	محمد سلیم چنیوٹی	۸	۲۸	۲۸۰
قرآن وسنت کی روشنی میں حیثیت نسواں	محمد سلیم چنیوٹی	۹	۳۱	۳۱۹
ورد الخطباء	محمد سلیم چنیوٹی	۱۳	۳۰	۴۶۰
بچوں کا احتساب	محمد سلیم چنیوٹی	۱۳	۳۰	۴۶۰
مولانا محمد ادریس ہاشمی	محمد سلیم چنیوٹی	۱۹	۳۰	۶۷۶
مسلمان خاندان اسلام کی آغوش میں	محمد سلیم چنیوٹی	۲۱	۳۰	۷۴۸
تذکرہ حافظ محمد گوندلوی	محمد اسحاق بھٹی	۲۲	۲۹	۷۸۳
تذکرۃ المحمدیین	محمد اسحاق بھٹی	۲۳	۳۱	۸۲۱
قرآنی احکام ومسائل	محمد سلیم چنیوٹی	۲۳	۳۲	۸۲۲
فتاویٰ راشدیہ	محمد اسحاق بھٹی	۲۴	۳۱	۸۵۷
إعلاء السنن في الميزان	حماد الحق نعیم	۲۵	۲۵	۸۸۷
مقالاتِ راشدیہ	محمد اسحاق بھٹی	۲۵	۲۶	۸۸۸
تحریک اہل حدیث	محمد اسحاق بھٹی	۲۶	۳۱	۹۲۹
اللہ کی نظر رحمت سے محروم لوگ	محمد سلیم چنیوٹی	۳۱	۲۹	۱۱۰۷
دعوات المومنین	محمد سلیم چنیوٹی	۳۱	۲۹	۱۱۰۷

احکام سترہ	محمد سلیم چنیوٹی	۳۱	۳۰	۱۱۰۸
تحفہ وقت	محمد سلیم چنیوٹی	۳۶	۳۰	۱۲۸۸
مقام رب العالمین اور فتنہ قادیانیت	محمد سلیم چنیوٹی	۳۶	۳۱	۱۲۸۹
حضرت ابراہیم کی قربانی کا قصہ	محمد سلیم چنیوٹی	۳۶	۳۱	۱۲۸۹
شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز	محمد اسحاق بھٹی	۳۹	۲۹	۱۳۹۵
برصغیر میں اہل حدیث کی سرگزشت	محمد اسحاق بھٹی	۳۹	۳۱	۱۳۹۷
اہل حدیث کا منہج اور احناف سے اختلاف کی نوعیت	محمد سلیم چنیوٹی	۴۲	۳۰	۱۵۰۴
پاکستان میں اُردو سیرت نگاری	محمد سلیم چنیوٹی	۴۲	۳۰	۱۵۰۴
تکمیل آرزو	محمد رمضان یوسف سلفی	۴۲	۳۱	۱۵۰۵
کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کا بیان	محمد سلیم چنیوٹی	۴۵	۳۱	۱۶۱۳
حرمت رسول اور آزادی رائے	محمد سلیم چنیوٹی	۴۵	۳۲	۱۶۱۴
پیامِ مصطفیٰ کی کرنیں	محمد سلیم چنیوٹی	۴۶	۳۰	۱۶۴۸
تاریخ اہل حدیث	محمد سلیم چنیوٹی	۴۶	۳۰	۱۶۴۸
تعارف القرآن	محمد اسحاق بھٹی	۴۹	۳۰	۱۷۵۶

۳۴...... آثار حنیف بھوجیانی

مضمون	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ	مسلسل
رحیق کا آغاز	محمد عطاء اللہ حنیف	۱	۶	۶
رحیق کی پذیرائی	محمد عطاء اللہ حنیف	۲	۹	۴۵
علماء کی قدردانی	محمد عطاء اللہ حنیف	۳	۶	۷۸
ابوالحسن علی ندوی کے اعزاز میں عصرانہ	محمد عطاء اللہ حنیف	۴	۸	۱۱۶
آغاز رحیق اور مولانا غزنوی کا افتتاحیہ	محمد عطاء اللہ حنیف	۵	۱۲	۱۵۶
جامعہ سلفیہ	محمد عطاء اللہ حنیف	۶	۸	۱۸۸
فتنہ انکارِ حدیث	محمد عطاء اللہ حنیف	۸	۹	۲۶۱
محرم الحرام	محمد عطاء اللہ حنیف	۹	۹	۲۹۷
شہدائے بالاکوٹ	محمد عطاء اللہ حنیف	۱۰	۹	۳۳۴
انکارِ حدیث کے جرثومے	محمد عطاء اللہ حنیف	۱۷	۸	۵۸۲
مستشرقین اور پرویز	محمد عطاء اللہ حنیف	۱۸	۹	۶۱۹
آہ! مولانا حسین احمد مدنی	محمد عطاء اللہ حنیف	۱۹	۹	۶۵۵
آہ! امام الہند	محمد عطاء اللہ حنیف	۲۰	۶	۶۸۸
اصلاح نظام تعلیم	محمد عطاء اللہ حنیف	۲۱	۹	۷۲۷

ادارہ ثقافت اسلامیہ	محمد عطاء اللہ حنیف	۲۲	۹	۷۶۳
فتنہ انکارِ حدیث	محمد عطاء اللہ حنیف	۲۴	۷	۸۳۳
آغاز جلد ثالث	محمد عطاء اللہ حنیف	۲۵	۸	۸۷۰
برتھ کنٹرول	محمد عطاء اللہ حنیف	۲۷	۷	۹۴۱
آہ! علامہ احمد محمد شاکر مصری	محمد عطاء اللہ حنیف	۲۸	۸	۹۷۸
حجیتِ حدیث	محمد عطاء اللہ حنیف	۲۹	۸	۱۰۱۴
حجیتِ حدیث	محمد عطاء اللہ حنیف	۳۰	۸	۱۰۵۰
اشاعتِ حدیث	محمد عطاء اللہ حنیف	۳۱	۹	۱۰۸۷
اشاعتِ حدیث	محمد عطاء اللہ حنیف	۳۲	۹	۱۱۲۳
علم برائے معاش	محمد عطاء اللہ حنیف	۳۳	۱۰	۱۱۶۰
علمی پختگی	محمد عطاء اللہ حنیف	۳۴	۸	۱۱۹۴



ادارۃ المشاریع جامعہ اسلامیہ جوہر آباد، خوشاب میں درج ذیل اسامیاں خالی ہیں

۱: سب انجینئر (۱)۔ اہلیت: (ڈپلومہ سب انجینئر) کنسٹرکشن میں پانچ سال کا تجربہ رکھتا ہو۔

۲: کمپیوٹر آپریٹر (۲)۔ ایف۔اے، یا میٹرک، اردو عربی ٹائپنگ میں مہارت ہو۔ عمر ۲۰ تا ۲۸ سال۔ پبلک ڈیلنگ میں مہارت اور بردباری میں ممتاز ہو۔

۳: سپروائزر (۱)۔ تعلیم ایف۔اے یا میٹرک ہو۔ تعمیراتی کاموں میں مہارت اور تجربہ ہو۔

نوٹ: مشہور اہل حدیث شخصیت کا تزکیہ ضروری ہے۔

مندرجہ بالا اسامیوں پر مذکورہ اہلیت کے حامل افراد مندرجہ ذیل فون نمبر پر فوری رابطہ کریں۔

پتا: ادارہ مشاریع (المعہد الشرعی)، آفیسر کالونی، مظفر گڑھ روڈ، جوہر آباد، خوشاب۔ فون: 0454-720004, 0333-6495681

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

علوم اسلامیہ کی عظیم اور مثالی درسگاہ جامعہ محمدیہ اہل حدیث خان پور (ضلع رحیم یار خان) کے زیر اہتمام ۳۷ ویں سالانہ سہ روزہ عظیم الشان اہل حدیث کانفرنس بمورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ ۲۰۱۳ء بمطابق ۱۰، ۱۱، ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مرکز اہل حدیث خانپور کے وسیع پنڈال میں منعقد ہورہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

شعبہ نشرواشاعت جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور ضلع رحیم یار خان۔ فون: 068-5571589

اسلام کی رسوائی ''اپنوں'' کے ہاتھوں

ہندوؤں سے ہے نہ سکھوں سے نہ سرکار سے ہے
گلہ رسوائی اسلام کا ''اپنوں'' سے ہے
حرف پنجاب میں ناموسِ نبیؐ پر آیا
قائم اس ظلم کی بنیاد اِن اشرار سے ہے
آج قرآن کی توہین وہی کرتے ہیں
واقفیت جنھیں قرآں کے سب ''اسرار'' سے ہے
آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل
تو یہ سب ذلت اِسی طبقۂ غدار سے ہے
کیا قیامت ہے کہ اللہ کا گھر ہو ویراں
جس کی رونق کی نمود احمد مختارؐ سے ہے
ہے یہ سب مسجدِ مظلوم کی فریاد کا فیض
جس قدر درد ٹپکتا مرے اشعار سے ہے

(مولانا ظفر علی خان)